رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

لاہور پاکستان

یوم چہارشنبہ

شرح چندہ: سالانہ ۲۱ روپے، ششماہی ۱۱ روپے، سہ ماہی ۶ روپے، ماہوار ۲ روپے

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲ | ۲۸ صلح ۱۳۲۷ ہش | ۱۵ ربیع الاول ۱۳۶۷ ھ | ۲۸ جنوری ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۷ جنوری ۱۹۴۸ء ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کھانسی اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے ۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

آزاد فوجوں نے اکھنور کے ملحقہ دیہات پر کامیاب حملے کئے

شریعت بل جمعرات کو اسمبلی میں پیش ہوگا

لاہور ۲۷ جنوری ۔ شریعت بل اب اسمبلی میں جمعرات کے روز پیش ہوگا ۔ سلیکٹ کمیٹی نے اس کے بارے میں اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے ۔ جو کہ پرسوں زیر بحث لائی جائے گی ۔ (او ۔ پی ۔ آئی)

جموں کے محاذ پر آزاد فوج کی شاندار کامیابی

تراڑکھل ۲۷ جنوری ۔ آزاد کشمیر حکومت کی وزارت دفاع کا اعلان مظہر ہے ۔ کہ ہمارے دستوں نے اکھنور کی طرف پیشقدمی کر کے جموں سمبہ روڈ کو منقطع کر دیا ہے ۔ جبکہ بھاگتے ہوئے دشمن نے چار دیہات کو جو اس سڑک کے آر پار تھے نذر آتش کر دیا ۔ اسی محاذ پر دشمن کو موضع رام گڑھ ۔ وراڑ اور بیلہ میں بھی سخت نقصان اٹھا کر پسپا ہونا پڑا ۔ پونچھ کے محاذ پر ہماری فوجوں نے پونچھ شہر کے ارد گرد محاصرہ اور تنگ کر دیا ہے ۔ دشمن کی ایک چوکی پر حملہ کرنے کے نتیجہ میں دشمن کے ۵۰ سپاہی مارے گئے ۔ جبکہ اس کے مقابلہ میں ہمارے صرف دو آدمی زخمی ہوئے اور لاپتہ ہیں ۔ نوشہرہ کے محاذ پر بھی چھوٹی چھوٹی جھڑپیں ہوتی رہی ہیں ۔ ہمارے گشتی دستے دشمن کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں ۔ (ا ۔ پ)

دومیل کے پل پر بمباری کا اثر

مظفر آباد ۲۷ جنوری ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مظفر آباد نے ایک بیان میں بتایا کہ اس وقت تک ہندوستانی ہوائی جہازوں نے دومیل کے پل پر (مری اور سرینگر روڈ پر) ۴۵ بم گرائے مگر ان میں سے کوئی نشانہ پر نہیں بیٹھا ۔ ا ۔ پ

کشمیر کا معاملہ یو ۔ این ۔ او میں

تراڑکھل ۲۷ جنوری ۔ آزاد کشمیر حکومت یو ۔ این ۔ او کے مجوزہ کمیشن کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کرنے کے لئے نہائت تندہی سے کام کر رہی ہے ۔ معلوم ہوا ہے کہ اسکو مضبوط اور مدلل بنانے کے لئے ماہرین کی خدمات حاصل کی جا رہی ہیں ۔ ا ۔ پ

کشمیر کا نظم ونسق بہتر بنانے کی کوشش

تراڑکھل ۲۷ جنوری ۔ آزاد کشمیر حکومت کی وزارت کا اجلاس وزیر دفاع کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں شہری نظم ونسق کے متعلق اہم تجاویز پر غور کیا گیا ۔ (ا ۔ پ)

لاہور میں ڈاکٹر ونیجر کی آمد

کراچی ۲۷ جنوری ۔ ڈاکٹر ونیجر جو بین الاقوامی انجمن صلیب احمر کے مندوب ہیں اور جنیوا سے پاکستان اور ہندوستان کے حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے کہ انہیں کس قسم کی امداد کی ضرورت ہے آئے ہیں ۔ کل لاہور روانہ ہو جائینگے ۔ ا ۔ پ

امریکی باشندوں نے فلسطین کو خالی کرنا شروع کر دیا

یروشلم ۲۷ جنوری ۔ امریکی باشندوں نے فلسطین کو خالی کرنا شروع کر دیا ہے ۔ چنانچہ اس سلسلے میں کل صبح پہلا گروپ یروشلم سے حیفہ کی بندرگاہ کی طرف روانہ ہوا جو آٹھ افراد پر مشتمل تھا ۔ امریکی سفارت خانے کے افسران کے بال بچے ان میں شامل تھے ۔ پولیس اور بکتر بند گاڑیوں کی خاص حفاظت انہیں حاصل تھی ۔ برطانوی فوجی ہیڈ کوارٹر کی طرف سے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے ۔ کہ برطانوی فوجوں نے کل رات حیفہ کے ایک عرب علاقے میں ایک مکان پر چھاپہ مارا ۔ چنانچہ ۲۲ آدمی گرفتار کئے گئے اور بہت سا اسلحہ قبضہ میں کر لیا ۔ یہودیوں کا کہنا ہے کہ یروشلم کے قریب عربوں کی ایک بس سرنگ کے پھٹ جانے کی وجہ سے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی ۔ جس کی وجہ سے ایک آدمی مارا گیا ۔ اور گیارہ زخمی ہوئے ۔ نیز یروشلم کے وسطی علاقے پر ایک زبردست دھماکا سنا گیا ۔ یہ دھماکا کسی یہودی کی خالی دوکان میں آتشگیر مادہ کے پھوٹ جانے کی وجہ سے ظاہر ہوا ۔ عمارتوں کو نقصان پہنچا ۔ اینٹوں وغیرہ کے ٹکڑے چاروں طرف دور دور تک اڑے ۔ لیکن کسی شخص کے مرنے کی خبر نہیں ملی ۔ تل ابیب اور یافہ کے علاقہ میں بھی متعدد جھڑپیں ہوئیں ۔ جن میں بہت سے عربوں کے مرنے کی اطلاع ملی ہے ۔ (رائٹر)

—— لاہور ۲۷ جنوری ۔ معلوم ہوا ہے خان افتخار حسین خان ممدوٹ وزیر اعظم مغربی پنجاب کی ملتان ڈویژن کے ضمنی انتخاب میں کامیابی کا اعلان کر دیا جائے گا ۔ کیونکہ ان کی نامزدگی کے کاغذات درست معلوم ہوتے ہیں ۔ (ا ۔ پ)

پناہ گزینوں کے اعداد وشمار

کراچی ۲۷ جنوری ۔ راجہ غضنفر علی خان نے ایک بیان میں بتایا کہ مشرقی پنجاب سے ۵۰ لاکھ مسلمان مغربی پنجاب آ چکے ہیں ۔ اور اس کے مقابلہ میں ۴۰ لاکھ ہندو یہاں سے نکل کر مشرقی پنجاب گئے ہیں ۔ ۳۲ لاکھ کو دیہات اور شہروں میں بسایا جا چکا ہے ۔ اور ابھی ۱۲ لاکھ کیمپوں میں پڑے ہوئے ہیں آپ نے مزید کہا کہ پناہ گزینوں کی صحیح مردم شماری مارچ کے وسط میں کی جائے گی ۔ ا ۔ پ

کپڑے سے ناجائز فائدہ

لاہور ۲۷ جنوری ۔ ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ حکومت مغربی پنجاب کو یہ شکائت پہنچی ہے ۔ کہ بعض پناہ گزین کنٹرول قیمت پر کپڑا خرید کر بلیک مارکیٹ میں فروخت کر کے اس رعائت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں ۔ حکومت نے کپڑے کی انتہائی قلت کے باوجود مستحق پناہ گزینوں کے لئے سہولت بہم پہنچائی ہے ۔ جہاں تک مقامی لوگوں کا سوال ہے ۔ انہوں نے اپنا سمبر کا کوٹہ پناہ گزینوں کو دینا بخوشی قبول کر لیا ہے ۔ مگر اس کے مقابلہ میں پناہ گزینوں کی یہ حرکت نہائت ہی شنیع ہے ۔ لہذا حکومت پناہ گزینوں سے نہائت پرزور اپیل کرتی ہے ۔ کہ ایسے کپڑے کو صرف اپنی ذاتی ضروریات کے لئے ہی خرید کریں ۔ ورنہ اپنے مستحق بھائیوں کے لئے رہنے دیں ۔ جو پناہ گزین اب بھی باز نہ آئیں گے ۔ حکومت نے ان کی تعزیر کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو اختیارات دے دیئے ہیں ۔

کشمیر میں استصواب رائے کے سلسلے میں شدید اختلافات رونما ہونیکا اندیشہ

لیک سکسس ۲۷ جنوری ۔ ہندوستان اور پاکستان کے نمائندوں کے درمیان کل سہ پہر جو کانفرنس ہونی تھی وہ نہیں ہو سکی ۔ ہندوستانی وفد نے اعلان کیا ۔ کہ وہ اس بارے میں اپنی حکومت کی طرف سے مزید ہدایات کے منتظر ہیں ۔ خیال تھا کہ اس ملتوی شدہ کانفرنس میں اگر یہ منعقد ہوتی ۔ تو زیر بحث امور کے متعلق بہت سے اختلافات رونما ہوتے ۔ ابتداءً امن کونسل کے حلقوں میں یہ عام خیال پایا جاتا تھا کہ استصواب رائے کے متعلق جلد ہی کوئی سمجھوتہ ہو جائے گا ۔ لیکن ہندوستانی وفد کی طرف سے جو کچھ حال میں کہا گیا ہے ۔ اس سے اب خدشہ پیدا ہو گیا ہے کہ شائد یہ معاملہ اتنی جلدی طے نہ پا سکے ۔

جیسا کہ ایک ہندوستانی ترجمان نے بتایا انڈین وفد کا یہ نظریہ ہے کہ کشمیر کی ریاست باضابطہ طریق پر انڈین یونین میں شامل ہوئی ہے ۔ اس لئے اس کو قانونی طور پر حق پہنچتا ہے ۔ کہ وہ امن وامان قائم رکھنے کے لئے اپنی فوجیں وہاں متعین رکھے ۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ کالم ۲ پہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

پرنٹر عبدالحمید بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر ۳ مکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

فلپائن میں ہولناک زلزلہ

نیویارک ۲۸ جنوری آج تک جو رپورٹیں آئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ مرکزی فلپائن میں جو زلزلہ آیا ہے۔ پچاس سال کے اندر ایسا خطرناک زلزلہ نہیں آیا

جزیرہ پینے کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ دس آدمی ہلاک ہوگئے ہیں اور ڈیڑھ لاکھ پونڈ سے زیادہ قیمت کی جائداد تباہ ہوگئی ہے۔ یہاں کئی آدمی گرجا گھر کے گھنٹے کے مینار کے ملبے میں دب گئے ہیں جزائر سیبو، نیگروس۔ ییلئے بھی زلزلے کی لپیٹ میں آئے ہیں۔ قصبہ الباط اور

جادو کے لوگ میں نکل آئے درانحالیکہ زمین ان کے پاؤں سے نکلی جا رہی تھی۔ جا بجا زمین پھٹ گئی ہے۔ ریلوے لائن کی اطراف ایک دوسری سے جدا جا پڑی ہیں۔ (رائٹر)

مرکزی وزراء کو اسمبلی میں شامل ہونے کی اجازت

نئی دہلی ۲۷ر جنوری آج دستورساز اسمبلی میں کلونت رائے مہتہ کی ایک تحریک منظور کر لی گئی ہے۔ جس میں مرکزی حکومت کے ہر وزیر کو اسمبلی میں شریک ہونے کی اجازت دی گئی تھی۔ خواہ وہ اس کا ممبر نہ ہو۔ لیکن اسے حق رائے دہندگی نہ ہوگا۔ (اپ)

حیدرآباد سٹیٹ کانگریس کے صدر گرفتار کر لئے گئے

مدراس ۲۷ جنوری حیدرآباد سٹیٹ کانگریس کے صدر سوامی رام نند تیرتھ کو حکومت حیدرآباد نے ۲۶ر جنوری کو بعد دوپہر گرفتار کر لیا۔ گرفتار کئے جانے کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ سوامی جی اسی دن شام کو ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرنے والے تھے۔ حالانکہ گورنمنٹ نے ایسے جلسوں کا انعقاد غیر قانونی قرار دیدیا تھا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ سوامی جی کا اس جلسہ میں کسی خاص پروگرام کے اعلان کرنے کا ارادہ تھا جو حیدرآباد میں عوام کی حکومت اور حیدرآباد کی ہندوستان ڈومینین میں شمولیت سے متعلق تھا۔

آپ کو پچھلے سال ۱۵ر اگست کے دن بھی گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اور آپ ۳۰ نومبر کو آزاد کر دیئے گئے۔ تا عبوری حکومت کے متعلق آپ نظام سے گفت و شنید کر سکیں۔ (اپ)

انڈین یونین کے مسلمانوں سے مولانا آزاد کی اپیل

نئی دہلی ۲۷ر جنوری۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے لکھنؤ کانفرنس میں جو فیصلے کئے تھے ان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اور نئے پیدا شدہ حالات میں ان کے نظریات اور مطمح نظر میں تبدیلی پیدا کرنے کے لئے قرار پایا تھا۔ کہ پندرہ لاکھ روپے کا فنڈ قائم کیا جائے گا

آپ نے کہا ہے کہ اس میں سے پانچ لاکھ یو۔پی اور بمبئی سے جمع کیا جائے۔ اور باقی رقم انڈین یونین کے دوسرے صوبوں کے مسلمان ادا کریں۔ کام کو فوری طور پر شروع کرنے کے لئے آپ نے اپیل کی ہے۔ کہ لوگ نہایت فراخ دلی سے کام لیتے ہوئے اس چندہ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں تا یہ فنڈ فروری ۱۹۴۸ء کے آخیر تک قائم ہو جائے (اپ)

چوالیس ہزار ملازمین مع اہل وعیال پاکستان پہنچ گئے!

کراچی ۲۷ر جنوری پاکستان کی ٹرانسفر آرگنائزیشن نے پچھلے دو ماہ میں پاکستان کے چوالیس ہزار ملازمین کو ہندوستان سے پاکستان پہنچایا۔ ان میں سے بیس ہزار ایسے تھے جو ہندوستان سے آئے اور باقی دہلی کے باشندے تھے۔ دہلی سے آنے والوں میں ان ملازمین کے خاندان بھی شامل ہیں۔ جو اگست ۱۹۴۷ء میں اپنے اہل وعیال کو حکومت کی ہنگامی ضروریات کے پیش نظر دہلی چھوڑ آئے تھے۔ اب تقریباً ایسے تمام خاندان پاکستان پہنچ چکے ہیں۔ بہت سے مہاجرین بذریعہ ہوائی جہاز بھی پاکستان پہنچائے گئے (اپ)

مصر کا میڈیکل مشن پاکستان آ رہا ہے

کراچی ۲۷ر جنوری۔ مصر کی ریڈ کریسنٹ سوسائٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ عنقریب ایک میڈیکل مشن پاکستان بھیجے۔ اس مشن کے ساتھ کچھ کپڑے اور کمبل اور دوسری ضروریات زندگی کی اشیاء بھی ہونگی۔ یہ مشن پاکستان کے مسلمان پناہ گزینوں کی امداد کے لئے بھیجا جا رہا ہے۔ (اپ)

کشمیر کے متعلق وزارت دفاع کا اعلان

دہلی ۲۷ر جنوری۔ ہندوستان کی وزارت دفاع کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ انڈین پیدل فوج نے حملہ آوروں کے دو دستوں کو مار بھگایا۔ نوشہرہ کے آگے ہمارے دستوں نے دو پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ ایک دستے پر بھی کی تعداد دو سو تھی شدید حملہ کیا۔

اور نوشہرہ کے جنوب مغربی علاقے پر آرٹیلری کو ہماری ہوائی فوج نے بھی بہت مدد پہنچائی۔ تمام لڑائیوں میں پچاس آدمی ہلاک اور تیس زخمی ہوئے نوشہرہ کے شمالی مغربی علاقے میں دشمنوں کے ایک حملہ کے جواب میں انڈین آر۔ اے۔ ایف کے ہوائی جہازوں نے حملہ کیا (اپ)

اجمیر میں تباہ شدہ مسجدیں حکومت ہند دوبارہ تعمیر کرائیگی

جے پور ۲۷ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اجمیر میں فرقہ وارانہ فسادات کے دوران میں جو مسجدیں تباہ ہو گئی تھیں۔ حکومت ہند نے انہیں دوبارہ تعمیر کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کا خرچ حکومت ہند برداشت کریگی۔

حکومت ہند نے اجمیر کے مقامی حکام سے ان تمام مسجدوں کے متعلق رپورٹ طلب کی ہے جنہیں دوبارہ تعمیر کرانے یا مرمت کی ضرورت ہے۔

آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ختم ہو گیا

نئی دہلی ۲۷ر جنوری کانگریس ورکنگ کمیٹی کا تین روزہ اجلاس آج ختم ہوگیا۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل کے سوا تمام ممبران نے آج اجلاس کی کارروائی میں حصہ لیا۔ صوبہ بمبئی کے وزیر اعظم مسٹر کھیر اور لیبر منسٹر مسٹر جگجیون رام کو اجلاس میں شمولیت کے لئے ایک خاص دعوت نامہ ارسال کیا گیا تھا۔ اجلاس کی کارروائی میں گاندھی جی نے بھی مستعدی سے حصہ لیا۔

اجلاس کے خاتمہ کے بعد کانگریس کے جنرل سیکرٹری مسٹر شنکر راؤ دیو نے بتایا کہ اجلاس کے دوران میں کانگریس کے نئے آئین پر بحث مباحثہ کیا گیا اس سلسلے میں جو تجاویز پاس کی گئی ہیں۔ آئینی ڈرافٹ کو ان کی روشنی میں ترتیب دیے جانے کی غرض سے ایک آئینی کمیٹی کے پاس بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جب ڈرافٹ تیار ہو جائے گا۔ تو اس پر ورکنگ کمیٹی کے آئندہ اجلاس پر غور کیا جائے گا۔

ورکنگ کمیٹی نے مسئلہ لیبر پر ایک ریزولیشن پاس کیا۔ مزدوروں کے انتظام وغیرہ کے لئے ماہ دسمبر میں انڈسٹریل کانفرنس نے جو قدم اٹھایا تھا۔ اس کی تعریف کی گئی اس ریزولیشن میں ورکروں کو یقین دلایا گیا کہ کانگریس ان کے لئے امکان بھر سب کچھ کرے گی۔ ورکروں سے اپیل کی گئی کہ ملک کے مفاد کو کسی طبقہ یا جماعت سے نہ الجھنے دیا جائے۔ ماتحت کمیٹیوں کو کہا گیا۔ کہ وہ اپنے پروگرام میں لیبر کے انتظام کے مسئلہ کو خاص اہمیت دیں

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا آئندہ اجلاس ۲۱ اور ۲۲ر فروری کو کانپور یا لکھنؤ میں منعقد ہوگا۔ مگر اس کے انعقاد سے پیشتر ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ ۱۹ و ۲۰ فروری کو نئی دہلی میں ہوگی۔ (گلوب)

مغربی پنجاب میں چیچک پر قابو پالیا گیا

ڈاکٹر ایس ایم۔ کے ملک انسپکٹر جنرل سول ہسپتالات مغربی پنجاب نے جو ابھی ابھی منٹگمری ملتان اور مظفرگڑھ کے طوفانی دورہ سے واپس آئے ہیں۔ سندھ کی طرف تیاری کرنے والے پناہ گزینوں کی طبی امداد کے انتظامات کو تسلی بخش قرار دیا ہے۔ تمام رستے کے ساتھ ساتھ ہنگامی نوعیت کی ڈسپنسریاں قائم کی گئی ہیں۔ جہاں سے مریض پناہ گزینوں کو طبی امداد بہم پہنچائی جاتی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ اب ملتان منٹگمری، مظفرگڑھ، بوڑے والا، عارف والا، دہاڑی اور ادکاڑہ میں پناہ گزینوں کے کیمپوں میں چیچک کے مریضوں کی تعداد بہت کم ہو گئی ہے۔ ڈسپنسریوں میں صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے کافی مقدار میں دوائی موجود تھی۔

بمبئی کی بندرگاہ کو اڑا دینے کی دھمکی

بمبئی ۲۷ر جنوری۔ بمبئی کی بندرگاہ میں کام کرنے والے مزدوروں کی ہڑتال اور بھی خطرناک صورت حالات اختیار کر گئی۔ جبکہ پولیس کو کئی گمنام چٹھیاں موصول ہوئیں۔ جنہیں بندرگاہ کو اڑا دینے کے متعلق لکھا ہوا تھا اسی لئے اور پولیس طلب کی گئی اور اہم جگہوں پر تعینات کر دی گئی۔

اس کے علاوہ تین صد کے قریب چپڑاسیوں نے جو اس انجمن کے ممبر ہیں افسران کو نوٹس دیا ہے کہ برطرف کئے گئے مزدوروں کو بحال کیا جائے۔ ورنہ اگلے بدھ کے روز سے ہڑتال کر دی جائے گی۔ بندرگاہ کے ارد گرد بھی پولیس کی چوکیاں بٹھا دی گئی ہیں تا کسی قسم کا مظاہرہ وغیرہ نہ ہو سکے۔

معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلے میں جو نئی بھرتی کی جا رہی ہے۔ اس میں بھرتی ہونے کے لئے کافی لوگ آ رہے ہیں۔ (گلوب)

کراچی کی صفائی

کراچی ۲۷ر جنوری۔ کراچی جس کے متعلق خیال تھا کہ پاکستان بھر میں سب سے زیادہ صاف ستھرا شہر ہوگا۔ ان دنوں گندا اور کوڑا کرکٹ سے اٹا پڑا ہے۔ ہیلتھ آفیسر کراچی کا بیان ہے کہ جمعداروں کے پاکستان چھوڑ کر چلے جانے کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ تاحال ہمیں اور میسر نہیں ہوئے (اورینٹ)

ستیہ گرہ کے ملزموں کی تعداد

۱۵ر اگست ۱۹۴۷ء کو حیدرآباد میں جو ستیہ گرہ ہوئی تھی۔ اس سلسلہ میں جو گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں ان کی تعداد کے متعلق اورینٹ پریس کی تحقیق یہ ہے۔ کہ وہ کسی صورت میں بھی ۴ ہزار سے زیادہ نہیں تھیں۔ حکومت کے ایک ترجمان کا خیال ہے کہ گرفتار شدگان میں کمیونسٹ بھی ہیں۔ اور کانگرسی بھی۔ ان کی الگ الگ تعداد بتانا مشکل ہے (اورینٹ)

روزنامہ الفضل لاہور مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۴۸ء

خطرہ کی سُرخ جھنڈی

ہم نے پہلے بھی بعض ایسے مواقع پر حکومت اور پبلک کو توجہ دلائی ہے۔ جب کہ پاکستان کے لئے خطرہ کی صورتیں پیدا ہو رہی تھیں اب ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ پھر خطرے کے بادل اُمڈ رہے ہیں۔ اور ذہنوں میں تشویش پیدا ہو رہی ہے۔ گاندھی جی نے ہندو مسلمانوں کی صلح کے لئے برت رکھا۔ سمجھنے والوں نے کہا۔ کہ اس روزے کے وقت منہ ہندو مسلم جھگڑے کی طرف تھا۔ اور نظریں کشمیر کے مسئلہ پر گڑی ہوئی تھیں۔ جو کچھ کہنے والے نے کہا۔ اُس کے آثار بھی ظاہر ہو گئے۔ یو۔ این۔ او میں پاکستان کا پلڑا جھکتے جھکتے پھر اونچا اُٹھنے لگا اور گاندھی جی کا روزہ ہندوستان کا پلڑا جھکانے میں کامیاب ہو گیا۔ گویا ایک پتھر سے گاندھی جی نے دو شکار کر لئے۔ ان کے دل کی بات بھی پوری ہو گئی اور ان کے دماغ کی بات بھی پوری ہو گئی۔ گاندھی جی پر کوئی اعتراض نہیں وہ جس چیز کو اچھا سمجھیں اُس کے کرنے کا اُن کو پورا حق حاصل ہے۔ وہ جس تدبیر کو جائز سمجھیں۔ اُس کے اختیار کرنے سے انہیں کوئی روک نہیں سکتا۔ وہ اپنی عقل سے کام لینے کے عادی ہیں اور سوچنے کی اُن کو عادت ہے۔ اگر کوئی دوسرا شخص اپنی عقل سے کام نہیں لیتا۔ اور سوچنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتا۔ تو اس کا الزام اُس پر ہے نہ گاندھی جی پر۔ بے عقل انسان عقلمند انسان پر الزام نہیں لگا سکتا۔ کہ تم نے اپنی عقل کے ذریعہ مجھ سے بازی جیت لی ہے۔ دنیا میں مساوات کی تائید میں کتنی ہی چیخ دپکار کی جائے۔ اور امتیازات کے مٹانے کا کتنا بھی دعوے کیا جائے۔ حقیقت چھپ نہیں سکتی۔ خدا تعالیٰ نے جو فرق پیدا کئے ہیں۔ وہ قائم رہیں گے اور ضرور رہیں گے۔ خدا تعالیٰ نے سب انسانوں کو دماغ دیا ہے۔ کسی شخص کا دماغ زیادہ اچھا ہے۔ کسی شخص کا دماغ کم اچھا ہے۔ مگر ہر شخص کو دماغ ملا ہوا ہے۔ جو اپنے دماغ کو استعمال کرتا ہے۔ وہ ضرور کچھ نہ کچھ روشنی حاصل کر لیتا ہے۔ پیچھے رہ جانے والے بیچارے تو رہ جائیں گے مگر بالکل مات نہیں کھا جاتا۔ گاندھی جی پر اعتراض کرنے والے اتنا تو سوچیں۔ کہ وہ اپنے دماغ کو کیوں استعمال نہیں کرتے۔ اب گاندھی جی کے روزہ کے نتیجہ میں چاروں طرف لوگ دوڑے پھر رہے ہیں۔ کہ ہندو مسلمان کی صلح ہو جائے۔ ہندو مسلمان کی صلح سے زیادہ اچھی چیز اور کونسی ہے۔ ہندو اور مسلمان کی صلح کے بغیر ہمارا ملک جسے ہندوستان کہا جاتا تھا۔ اور تقسیم کے باوجود اب بھی ہم اپنے ذہنوں سے اس ملک کے خیال کو بھلا نہیں سکتے۔ کبھی بھی ترقی نہیں کر سکتا۔ ہم نے آزادی اس لئے حاصل کی تھی۔ کہ ہم ترقی کریں گے۔ جب تک ہندوستانی ذہنیت پیدا نہ ہوتی دو قوموں کے نظریہ کے باوجود بھی ہم اتفاق اور اتحاد سے آگے قدم بڑھا سکتے تھے۔ انگلستان اور امریکہ دو قومیں ہیں۔ مگر پھر وہ ایک ہو کر کام کر رہی ہیں۔ آسٹریلیا اور کینیڈا بھی دو قومیں ہیں۔ مگر وہ متفق ہو کر کام کر رہی ہیں۔ ساؤتھ افریقہ اور انگلستان بھی دو قومیں ہیں۔ اور قومیں بھی وہ جو ایک دوسرے کے خون میں نہا چکی ہیں۔ مگر پھر بھی وہ متحد ہو کر کام کر رہی ہیں مسلمان اور ہندو دو قومیں ہی سہی۔ اگر دو قوموں کا نظریہ انہیں الگ الگ حکومتیں بنانے پر مجبور کر رہا تھا۔ تو ایک وطن کا نظریہ انہیں متحد ہو کر کام کرنے کی توفیق بھی دے سکتا تھا۔ اور وہ ترقی کی طرف قدم بڑھا سکتے تھے۔ اگر ہم سے کوئی پوچھتا تو ہم تو یہی کہتے۔ کہ ہندوستان کو کامن ویلتھ کی حیثیت میں قائم کیا جائے۔ برٹش کامن ویلتھ کے ممالک نے باوجود ایک دوسرے سے آزاد ہونے کے کیسی طاقت حاصل کی۔ وہ ایک دوسرے کی کمزوری کا موجب نہیں۔ بلکہ ایک دوسرے کی طاقت کا موجب ہوئے ہیں۔ اگر ہندوستان میں بھی ایک کامن ویلتھ بن جاتی کوئی لکھا ہوا وفاق نہیں۔ بلکہ ایک سنجیدہ تعاون کی روح کے ساتھ۔ یکجہتی کے ساتھ کام کرنے کا دلی اقرار ہندوستان کی قوموں کے اندر پیدا کیا جاتا۔ اور اسے ایک نام دے دیا جاتا۔ تو صرف وہ نام ہی بہت سے اختلافات کے مٹانے کا موجب ہو جاتا۔ صرف وہ تعاون کا اقرار ہی مل کر کام کرنے کا راستہ کھول دیتا۔ برطانوی کامن ویلتھ کے ملکوں کو آخر کس چیز نے اکٹھا کیا ہوا ہے۔ کوئی تحریری معاہدہ نہیں جو ان کو ملائے ہوئے ہے۔ بس ایک ارادہ ہے جب چاہیں وہ جدا ہونے کا ارادہ کر لیں مگر اس ارادے ہی نے ایک ایسی طاقت ان کو بخش دی ہے۔ کہ باوجود جدا ہونے کے وہ ایک ہیں۔ مگر وہ وقت تو گذر گیا اب بھی ہم تعاون کے ساتھ بہت کچھ کام کر سکتے ہیں۔ لیکن جبر اور اکراہ کے ساتھ ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ اور غلط تدبیریں ہمیں یقیناً ایسی طرف لے جائیں گی۔ جہاں سے لوٹنا ہمارے لئے مشکل ہو جائے گا۔ مشرقی اور مغربی پنجاب کی جبری مہاجرت ایک ایسی تلخ حقیقت ہے۔ جس کو سینکڑوں سال کی تاریخ کے اوراق بھی چھپا نہیں سکیں گے۔ سینکڑوں سیاست دانوں کی تقریریں اس پر پردہ نہ ڈال سکیں گی اس پر پردہ صرف اسی طرح ڈالا جا سکتا ہے۔ کہ اس ظلم کا ازالہ کیا جائے۔ اور جو لوگ جہاں سے آئے ہیں پھر انہیں وہیں بسایا جائے۔ مگر غلط تدبیروں سے نہ یہ کام ہو سکتا ہے۔ اور نہ دونوں قوموں کے زخم مندمل ہو سکتے ہیں۔ کہتے ہیں گاندھی جی اس مرض کے علاج کے لئے لاہور آئیں گے۔ اور سب سے پہلے ماڈل ٹاؤن میں ہندوؤں اور سکھوں کو بسانے کی کوشش کریں گے۔ اور یہ اُن کا حق ہے۔ کیونکہ دلی کے مسلمانوں کو محفوظ کرنے کے لئے انہوں نے روزہ رکھا۔ بات بظاہر نہایت خوبصورت ہے۔ لیکن ادنےٰ تامل پر بھی ہمیں اس کے ایک نقص کی طرف توجہ دلا سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ جس آبادی کے تبادلہ کا فیصلہ باہم ہوا تھا وہ مشرقی اور مغربی پنجاب کے درمیان تھا۔ دلی اس فیصلہ سے باہر تھی۔ ہمارے نزدیک تو یہ فیصلہ بھی غلط تھا۔ اس فیصلہ نے لاکھوں مسلمانوں کے قدم مشرقی پنجاب سے زبردستی اکھاڑ دیئے۔ ان کو سوچنے کا کوئی موقع ہی نہیں دیا گیا۔ انہیں کہا گیا۔ کہ تمہاری حکومت تم کو اپنے ملک میں بلا رہی ہے۔ اور اس سے مراد مشرقی پنجاب کے افراد پاکستان لیتے تھے۔ حالانکہ مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کی حکومت ہندوستان یونین تھی پاکستان نہیں جس طرح پاکستان یونین کے ہندوؤں اور سکھوں کی حکومت پاکستان گورنمنٹ تھی نہ کہ ہندوستان یونین۔ بہرحال غلط معاہدہ تھا یا صحیح۔ اس کے نتائج اچھے نکلے یا بُرے۔ معاہدہ بہرحال یہی تھا۔ کہ مشرقی پنجاب کے مسلمان اگر آنا چاہیں۔ تو مغربی پنجاب اُن کو جگہ دے گا۔ اور مغربی پنجاب کے ہندو اور سکھ اگر جانا چاہیں تو مشرقی پنجاب اُن کو جگہ دیگا۔ سیاسی ہتھکنڈوں سے "اگر چاہیں" کے الفاظ کے معنی "وہ ضرور ایسا کریں" کے بنا لئے گئے اور لاکھوں لاکھ آدمیوں کو ادھر سے ادھر پھینک دیا گیا۔ اب یہ تدبیر کی جا رہی ہے کہ دلی میں مسلمانوں کو امن دیا جائے گا۔ اس کے بدلہ میں لاہور میں اور ماڈل ٹاؤن میں ہندوؤں اور سکھوں کو بسایا جائے۔ دلی کے مسلمانوں کو نکالنا معاہدہ کے خلاف تھا۔ دلی کے مسلمانوں کا نکلنا بھی معاہدہ کے خلاف تھا۔ دلی کے مسلمانوں کے بدلہ میں لاہور یا ماڈل ٹاؤن کی آبادی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ سوال یہ ہے کہ دلی کے مسلمانوں کو کس بناء پر نکالا گیا تھا۔ تقسیم تو پنجاب ہوا تھا۔ دلی کا صوبہ تو تقسیم نہیں ہوا تھا۔ تقسیم پنجاب کا اثر دلی کی آبادی پر جا کر کیوں پڑا۔ کیا دلی کے صوبہ کا کوئی ٹکڑا بھی پاکستان کو ملا ہے۔ جس کی آبادی کے تبادلہ کا سوال پیدا ہو۔ صرف اور صرف پنجاب اور بنگال کی آبادی کے تبادلہ کا سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ تو جیسا کہ ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔ یہ بھی غلط ہوگا۔ اور انصاف کے خلاف ہوگا۔ لیکن سَو میں سے اگر ایک وجہ جواز بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ تو صرف اس بات کی دلی کے لوگوں کے ادھر ادھر کرنے کے کوئی معنے ہی نہیں۔ دلی کی آبادی کا تعلق لاہور کی آبادی کے ساتھ ہرگز کوئی نہیں۔ لاہور کی آبادی کا تعلق امرتسر کی آبادی سے ہے۔ اگر لاہور میں ہندوؤں اور سکھوں کے بسانے کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ تو ساتھ ہی امرتسر میں مسلمانوں کے بسانے کا سوال اُٹھایا جانا چاہیئے۔ اس سے پہلے بھی پاکستانی افسر تحمل سے کام لے کر کام کرتے رہے ہیں۔ اور اب پھر آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ کہ گاندھی جی کے روزہ سے ڈر کر ایسی ہی حماقت ہمارے بعض افسر پھر کریں گے۔ ہم یہ تو کہنے کے لئے تیار ہیں۔ کہ ہندوستان یونین مسلمانوں کو بسائے یا نہ بسائے پاکستانی حکومت اسلامی اخلاق سے کام لیتے ہوئے ہندوؤں اور سکھوں کو لا کر دوبارہ اپنی جگہ پر بسا دے یہ خیال نہ کرے۔ کہ اتنے آدمی کہاں بسیں گے۔ بہرحال جن لوگوں نے مشرقی پنجاب میں مسلمانوں پر ظلم کیا۔ وہ مغربی پنجاب کے ہندو اور سکھ نہیں تھے۔ اُن کو کسی صورت میں بھی مشرقی پنجاب کے ہندوؤں اور سکھوں کی وجہ سے تکلیف نہیں پہنچنی چاہیئے۔ لیکن ہم اخلاق اور مذہبی بناء پر اس کی تائید میں ہیں۔ ہم یہ ہرگز جائز نہیں سمجھ سکتے۔ کہ ہماری مذہبی فوقیت کو ایک سیاسی شکست کی شکل میں بدل دیا جائے۔ اگر مغربی پنجاب کے ہندوؤں اور سکھوں کو بغیر کسی بدلہ کے خیال کے مغربی پنجاب میں بسایا جائے۔ تو یہ ہماری فتح ہوگی۔ اسلام کی فتح ہوگی اخلاق کی فتح ہوگی۔ روحانیت کی فتح ہوگی۔ لیکن اگر دلی کے مسلمانوں کے بسائے جانے کی وجہ سے لاہور کی آبادی کی گئی۔ تو یہ ہماری شکست ہوگی۔ مذہباً بھی اخلاقاً بھی اور سیاستاً بھی۔ لاہور پاکستان کی سرحد کا ایک شہر ہے ایک سیاسی تدبیر کے ماتحت یہ مان لینا کہ تین سو میل پر واقعہ دلی میں مسلمان آبادی کا بسا دینا جن کا نکالنا کسی معاہدہ کے رو سے جائز نہیں تھا۔ لاہور میں ہندوؤں اور سکھوں کے بسا دینے کا بدل ہو سکتا ہے۔ بدترین حماقت کی مثال ہوگی۔ اس کے معنی یہ ہوں گے۔ کہ پاکستان اپنی سرحد پر مشرقی پنجاب کے ایجنٹوں کو بسا دے گا۔ اور مسلمان بہرحال پاکستان کی سرحد سے اڑھائی سو میل کے فاصلہ پر رہے گا۔ یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ایک طرف ہندوؤں سکھوں کو بسانا دوسری طرف ان پر بدظنی کرنا کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر ہندوستان یونین کے مسلمانوں پر اس وقت تک اعتبار نہ کرنا۔ جب تک وہ لیگ کی دو قوموں کی پالیسی کو برا بھلا کہیں اور اگر وہاں کے مسلمانوں کی تلاشیاں لینا اور ان کو خود مسٹر گاندھی تک کا کہنا کہ ایسے مسلمانوں کی اقلیت اپنے سے ننگے تلوار والی اکثریت کا ڈر نکالنے اور ان سورماؤں کو اطمینان دلانے کے لئے چھوٹا چاقو بھی اپنے پاس نہ رکھے بدظنی نہیں۔ تو ایسی تدبیر کے خلاف کوئی آبادی جو معاہدہ تبادلہ میں شامل نہ تھا۔ اس کی آبادی کی بناء پر لاہور اور ماڈل ٹاؤن کی آبادی کا سوال اُٹھانا اور امرتسر اور گورداسپور کو بھول جانا ہمارے کان کھڑے ہو جانے بدظنی نہیں عقلمندی ہے۔ آخر کیوں امرتسر اور گورداسپور کے اضلاع نہ آباد کئے جائیں۔ اور لاہور کو آباد کیا جائے۔ اگر پاکستان کی سرحد کو ہندوؤں اور سکھوں سے آباد کرنا ہے تو لازماً ہندوستان کی سرحد کو بھی مسلمانوں سے آباد کرنا ہوگا۔ اور اگر کسی تدبیر سے اس سوال کو پیچھے ڈالا گیا۔ تو عقل مطالبہ کرے گی کہ ہوشیار باش دنگہ دار

غرض اگر اسلامی اخلاق سے کام لے کر ہندوؤں اور سکھوں کو سارے ملک میں بسایا جائے۔ تو یہ اور بات ہے لیکن باہمی سودے کے ساتھ اور اصول تعاون کی شکل دے کر ایک فریق کو لاہور میں اور دوسرے فریق کو دلی میں بسایا جائے تو یہ ہرگز سودا نہیں۔ اول تو دلی کا مسلمان اس سودے میں شامل ہی نہیں جو بدل نہیں اُس کو قیمت کے طور پر پیش کرنے کا سوال ہی نہیں دوسرے لاہور پاکستان کی سرحد پر واقعہ ہے اور دلی پاکستان کی سرحد سے دو سو میل پرے ہے۔ دونوں کو آباد کرنے میں دور کی بھی نسبت نہیں پھر بعض لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ لکھنؤ کے مسلمانوں کو کچھ لوگ اجاڑنے لگے تھے ہندوستان یونین کے بعض بااخلاق لوگ لکھنؤ کے لوگوں کو اجڑنے سے روکنے لگے

اس کے بدلہ میں سیالکوٹ اور گوجرانوالہ میں سکھوں اور ہندوؤں کو بسا دیا جائے۔ پھر یہ سوال پیدا ہوگا۔ کہ الہ آباد کے مسلمانوں کو کچھ فسادی اجاڑنے لگے تھے ہندوستان یونین کے بعض باخلاق لوگ اُن کو بسانے کے لئے تیار ہو گئے۔ اس کے بدلہ میں ہندوؤں اور سکھوں کو شیخوپورہ اور منٹگمری میں آباد کر دیا جائے ہم اگر اس داؤ میں آگئے تو اپنی اخلاقی فتح اور مذہبی فتح کو بھی ضائع کر دیں گے۔ اور سیاستاً بھی دنیا کی نظروں میں احمق اور سب سے بیوقوف قرار پائیں گے۔

کراچی اور صوبہ سرحد کی آبادی کے متعلق پاکستان کو ہرگز کوئی مطالبہ نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ ملک تقسیم نہیں ہوئے پاکستان کو صاف کہہ دینا چاہیئے۔ کہ ان ملکوں کا ہر ہندو اور ہر سکھ ہر وقت آکر آباد ہو سکتا ہے۔ اور اس کی جائداد دلانے کا وہ ذمہ دار ہے۔ اور مغربی پنجاب اور مشرقی بنگال کے متعلق پاکستان کی حکومت کو یہ اعلان کر دینا چاہیئے کہ ان ملکوں میں بھی اگر کوئی شخص آکر آباد ہوتا ہے۔ تو ہم اس کو آباد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اس کی دو صورتیں ہونگی اگر صرف ہم آباد کریں اور مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کو آباد نہ کیا جائے۔ تو ہم پہلے راولپنڈی ڈویژن کو آباد کریں گے۔ اور اس کے بعد مشرق کی طرف بڑھنے شروع کریں گے اس کے برخلاف اگر سمجھوتہ کے ساتھ پاکستان اور ہندوستان اس جبری ہجرت کے نقصانوں کو دور کرانا چاہیں۔ تو انبالہ ڈویژن کی آبادی کے مقابلہ راولپنڈی ڈویژن کی آبادی ہوگی۔ اور جالندھر ڈویژن کی آبادی کے مقابلہ میں لاہور ڈویژن کی آبادی ہوگی یہ لاہور۔ منٹگمری اور سیالکوٹ کی آبادی۔ فیروزپور۔ امرتسر اور گورداسپور کی آبادی کے مقابلہ میں ہوگی۔ یہی ایک طریق فیصلہ ہے۔ جس سے سیاستاً پاکستان نقصان سے بچ سکتا ہے۔ ہم مذہبی احکام کے پورا کرنے کیلئے ہر سیاسی خطرہ کو برداشت کرنے کیلئے تیار ہیں۔ لیکن ہمارا مذہب یہ نہیں کہتا۔ کہ سوداگر کے لوگوں کو لاؤ۔ ہمارا مذہب تو یہ کہتا ہے۔ کہ ملک سے کسی کو نکالو نہیں۔ اگر اس تدبیر سے ہم کو کوئی نقصان پہنچے تو کم سے کم اسلام کی فوقیت اور برتری تو ثابت ہوگی۔ آنیوالے کے دل میں اگر ذرا بھی شرم و حیا ہوگی۔ تو وہ یہ خیال کرے کہ پاکستان مجھے بغیر کسی مبادلہ کے آباد کر رہا ہے۔ میری قوم کے لوگوں نے مسلمانوں کو آباد کرنے کا ارادہ نہیں کیا مگر پاکستان مجھے اور میرے ہم مذہبوں کو آباد کر رہا ہے دشمنی کے خیالات کو چھوڑ کر دوستی کے جذبات محسوس کرنے لگیگا۔ اور جو بدنیت پھر بھی اصلاح نہ کریگا اُسکے شر سے ہم کو وہ خدا بچائیگا جس کے حکم کی خاطر ہم خطرہ برداشت کرینگے۔ لیکن اگر ایسا ہم نے نہیں کرنا۔ تو پھر سمجھوتہ عقل کے مطابق ہونا چاہیئے۔ دلی اور لاہور کی آپس میں کوئی مشابہت نہیں۔ کراچی اور دلی کی آپس میں مشابہت ہے جس طرح باہمی سمجھوتہ پہلے دلی سے مسلمانوں کے نکلنے کا کوئی سوال نہیں تھا۔ اسی طرح کراچی سے ہندوؤں کے نکلنے کا بھی کوئی سوال نہیں تھا۔ دلی سے مسلمانوں کے نکالنے کے متعلق خواہ کتنا ہی مخفی دباؤ ہندوؤں نے استعمال کیا ہو۔ وہ ناجائز اور ظالمانہ تھا۔ اور کراچی سے ہندوؤں اور سکھوں کے نکالنے کے متعلق خواہ کتنا ہی مخفی دباؤ مسلمانوں نے استعمال کیا ہو وہ ناجائز اور ظالمانہ تھا دلی میں جو سہولت ہندوستان یونین مسلمانوں کو دے کراچی میں وہ سہولت پاکستان کو ہندوؤں کو دینی چاہیئے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر سہولتیں دینی چاہئیں۔ کیونکہ مسلمان کے اخلاق دوسروں سے بڑھ کر ہونے چاہئیں لیکن دلی اور مغربی پنجاب کے سرحدی علاقوں کا آپس میں کوئی جوڑ نہیں۔ ایک دوسرے کا قائم مقام نہیں ہو سکتا اور نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر ایسا ہوا تو پاکستان کا دفاع کمزور ہو جائے گا۔ وہ کھڑا ہونے سے پہلے گر جائیگا۔ اور دنیا اُس سے ہمدردی نہیں کریگی بلکہ اُس پر ہنسیگی اور اُسے کہے گی۔ کہ اپنی حماقت کا خمیازہ آپ ہی بھگت۔

ریاست جیسلمیر کے علاقہ پر چھاپہ

ہندوستان اور پاکستان حکومتوں کی طرف سے روزانہ ایسے نوٹ جاری ہوتے رہتے ہیں۔ کہ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دونوں حکومتوں کے سرحدی علاقہ پر حملے ہوتے ہیں۔ اب ریاست جیسلمیر کے متعلق نئی دہلی سے خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ پٹھانوں کے ایک گروہ نے جو اونٹوں پر سوار تھے۔ اور خود بخود چلنے والے ہتھیاروں سے مسلح تھے۔ ہفتہ کی رات کو ایک ریاستی گاؤں دلوپیہ جو جیسلمیر شہر سے چوبیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ حملہ کیا۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ یہ پٹھان ریاست بہاولپور سے داخل ہوئے انہوں نے دیہاتیوں کو قتل کیا آگ لگائی اور لوٹ مار بھی کی۔ خبر میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ہفتہ کو حکومت ہندوستان نے ایک سخت نوٹ حکومت پاکستان کو بھیجا ہے۔ جس میں واقعہ کے خلاف پرزور احتجاج کیا گیا ہے۔ اور تاوان کا مطالبہ بھی کیا گیا ہے۔ موجودہ حالت میں ایسی خبریں شکوک سے خالی نہیں ہوتیں۔ اور مبالغہ کی بھی بڑی گنجائش ہے حکومتوں کو یہ بھی نظرانداز نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ ہندوستان میں تقسیم سے پہلے بھی ایسے لوکل حملے کوئی غیرمعمولی بات نہیں تھے۔ اس لئے حکومت ہندوستان نے حکومت پاکستان کو نوٹ بھیجنے میں بہت عجلت سے کام لیا ہے۔ ضروری تھا کہ پہلے تحقیقات کی جاتی۔ اور اس کے بعد اگر پاکستان حکومت کا واقعی قصور ہوتا۔ تو اس کو ایک حکومتی سوال بنایا جاسکتا تھا۔ اس وقت جب کہ دونوں نوآبادیوں کے تعلقات مسئلہ کشمیر کی وجہ سے ناپسندیدہ صورت اختیار کر چکے ہیں۔ یہ اور بھی ضروری ہے۔ کہ ذرا ذرا سے واقعہ کو ایسا رنگ نہ دیا جائے جس سے اور بھی باہمی تلخیاں بڑھ جانے کا خدشہ ہو جہاں ہم دونوں حکومتوں سے یہ امید رکھتے ہیں کہ معمولی واقعات کو عجلت میں ایسی اہمیت نہ دیجائے جس سے باہمی تعلقات خراب ہوں۔ وہاں ہم یہ بھی عرض کریں گے۔ کہ دونوں حکومتوں کو چاہیئے۔ کہ ایسے واقعات کا فوری انسداد کریں۔ اور جہاں تک ممکن ہو ایسے واقعات نہ ہونے دیں۔ خاص کر اس وقت جبکہ ایک معمولی واقعہ کو بھی جان بوجھ کر یا شبہ کی بنا پر باہمی رنجش بڑھانے کا باعث بنایا جاسکتا ہے۔ یہ درست ہے کہ سرحد اتنی وسیع ہے۔ کہ تمام سرحد کی نگرانی ناممکن ہے۔ لیکن پھر بھی اس بارے میں بہت کچھ احتیاط کی جاسکتی ہے۔ اور ضرور کرنی چاہیئے

اسمبلی کے خلاف مظاہرہ

کل قریباً ۲۰۰ کی تعداد میں مسلمان بیگمات نے مغربی پنجاب اسمبلی چیمبر پر دھاوا بول دیا۔ کہا جاتا ہے کہ لاٹھی پولیس نے بڑھ کر ان کا راستہ روک لیا اور ان کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔ ہنگامہ بڑھ جاتا۔ مگر وقت پر وزیر مالیات اور وزیر تعلیم چیمبر سے باہر تشریف لے آئے۔ اور بیچ بچاؤ کر دیا۔ پناہ گزین بیگمات اور اُن کے ہمراہیوں نے دونوں کو خوب آڑے ہاتھوں لیا اور پوچھا کہ کیا یہ پاکستان ہے جو یہاں بھی ہمارے ساتھ وہی سلوک کیا جاتا ہے۔ جو ہندوستان میں کیا جاتا تھا۔ وزراء نے متاثر ہو کر پولیس کو ہٹا دیا۔ بیگمات کو یقین دلایا گیا۔ کہ شریعت بل ضرور پاس کیا جائے گا۔

اگرچہ ہم اس بات کے حق میں ہیں۔ کہ عورتوں کو اُن کے حقوق جلد از جلد ملنے چاہئیں۔ لیکن حقوق منوانے کا یہ مغربی طریقہ جہاں مردوں کے لئے بھی قابل ستائش نہیں وہاں ہمارے خیال میں عورتوں کے لئے اور بھی ناموزوں ہے۔ بیشک پولیس کی دخل اندازی سے بیگمات کو تکلیف ہوئی۔ اور اُن کی ہتک بھی ہوئی۔ لیکن کیا اس طرح اسمبلی چیمبر میں درآنا اُن کے لئے باعث آرام اور باعث عزت سمجھا جاتا ہے۔ ہم اس بات کے حق میں نہیں ہیں۔ کہ اسمبلی ایسا ایکٹ جس سے مسلمان عورتوں کے حقوق محفوظ ہوتے ہوں۔ جلد پاس نہ کرے۔ لیکن ہمیں اس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ ہماری عورتوں کو کیا شکوک اور کس وجہ سے پیدا ہو گئے تھے۔ کہ شریعت بل کو دیدہ دانستہ ٹلانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ جس کے لئے اُن کو یہ مظاہرہ کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ ہمیں امید ہے۔ کہ آئندہ مسلمان مرد مسلمان عورتوں کو ایسے مظاہرات کی تکلیف سے ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیں گے۔ اور کوئی ایسا موقع نہیں دیں گے۔ کہ انہیں اپنی بات منوانے کے لئے دوبارہ یہ مغربی ہتھیار استعمال کرنے کی ضرورت پڑے۔

"احباب قادیان کیسی دعاؤں کے محتاج ہیں"

احباب اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ قادیان کے ۳۱۳ نوجوان مجاہد جو محض اپنے مولیٰ کے توکل پر اس وقت مدینۃ المسیح میں بظاہر درویش بن کر بیٹھے ہیں۔ ان کی وہاں قیام کی اصلی غرض کیا ہے۔ وہ یقیناً ہم پر عائد ہونے والے فرائض کو ادا کر رہے ہیں۔ اس لئے ہمیں بھی لازم ہے کہ ہم ان کو اپنی دعاؤں میں ہر وقت یاد رکھیں۔ مگر وہ دعائیں کیسی ہوں۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ الفاظ کافی ہیں۔

"دعا نہایت نازک امر ہے۔ اور اس کے لئے شرط ہے۔ کہ متدعی اور داعی میں ایسا مستحکم رابطہ ہو جائے۔ کہ ایک کا درد دوسرے کا درد ہو جائے اور ایک کی خوشی دوسرے کی خوشی ہو جائے جس طرح شیرخوار بچہ کا رونا ماں کو بے اختیار کر دیتا ہے۔ اور اس کی چھاتیوں میں دودھ اُتار دیتا ہے ویسے ہی مستدعی کی حالت زار اور استغاثہ پر داعی سراسر رقت اور عقدہمت بن جائے" (الحکم جلد ۳ ۲۹ ۱)

(خاکسار صلاح الدین ناصر خلف چوہدری ابوالہاشم خان صاحب مرحوم)

انتخاب دیہاتی مبلغین گروپ ۴

دیہات کے نوجوان مخلصین جماعت سے وقف زندگی کا مطالبہ۔ اپنی نوعیت کے لحاظ سے یہ گروپ پہلا اور خاص ہوگا

۱۰ فروری بروز منگل کو پہلا انٹرویو

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مئی ۱۹۴۸ء سے دیہاتی مبلغین کی چوتھی کلاس زیر انتظام نظارت دعوت تبلیغ جاری کی جارہی ہے۔ جماعت کے صحت مند۔ محنتی۔ خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے نوجوانوں سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ مندرجہ ذیل شرائط کو مدنظر رکھ کر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے اپنی زندگیاں وقف کریں گے۔ اور نظارت دعوت و تبلیغ میں جلد از جلد درخواست بھجوا دیں گے یا بذات خود ۱۰ فروری بروز منگل دفتر دعوت تبلیغ ۸ میکلیگن روڈ لاہور میں ۱۰ بجے صبح حاضر ہوں گے وقف کنندگان کی تعلیم پرائمری تک ہونی ضروری ہے۔ قرآن کریم ناظرہ اردو لکھنا پڑھنا آتا ہو اور مسائل دینیہ سے واقفیت ہو۔ غیر شادی شدہ ہوں۔

تعلیم کے بعد دو سال تک بلا تنخواہ اور کسی مالی امداد کے کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ گاؤں گاؤں پھر کر کام کر سکتے ہوں۔

خاص حالات میں شادی شدہ کی درخواست پر بھی غور ہو سکے گا۔

(ناظر دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ ۸ میکلیگن روڈ لاہور)

اسلام اور ایمان

از مکرم جناب ملک مولا بخش صاحب پنشنر ساکن قادیان حال لاہور

سورۂ حجرات رکوع دوم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔ قالت الاعراب اٰمنا کہ چند بادیہ نشین دیہاتی تہذیب سے ناآشنا لوگوں نے دعویٰ کر دیا۔ کہ ہم ایمان لے آئے اور مومن بن گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اون کے دعویٰ ایمان کو تسلیم نہیں کرتا اور فرماتا ہے ان کو کہہ دو۔ تم مومن ابھی نہیں بنے بلکہ مسلم بنے ہو۔ (قل لم تؤمنوا) کیونکہ ایمان کا تعلق محض تمہارے اعمال ظاہری نماز روزہ وغیرہ کے ارکان کی ادائیگی سے نہیں بلکہ اس کا تعلق تو دل سے ہے مگر تمہارا یہ حال ہے۔ کہ (لما یدخل الایمان فی قلوبکم) کہ ایمان یعنی بشاشت اور جذبۂ اطاعت و فرمانبرداری جس کے لئے اعمالِ ظاہری محض جسد اور قشر کے طور پر ہیں تمہارے دل میں داخل نہیں ہُوا۔ یہ ایک عجیب سلسلہ ہے۔ کہ انسان جب احکام الٰہی پر ابتداً میں عمل شروع کرتا ہے۔ تو اوسمیں کچھ تکلف سے کام لینا پڑتا ہے۔ بظاہر آرام طلب طبیعت اُن اعمال کی محنت اور تکلیف سے بچنا چاہتی ہے۔ مگر متواتر مشق سے اور اعمال مطابق احکام خداوندی خواہ کسی قدر تکلف سے ہی کیوں نہ ہو بجالانے سے ایک جذبہ قلبی پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ ایک اور رنگ میں اعمال کا محرک ہوتا ہے۔ اور وہی اور ہمچو قسم اعمال جو پہلے کسی قدر تکلف سے صادر ہوتے تھے۔ اب اوسکی روح کی غذا بن جاتے ہیں۔ اور اُن کے ذریعہ سے اُسکی نشوونما اور ترقی شروع ہو جاتی ہے۔ یہ ایک قسم کا چکر بن جاتا ہے اسلام یعنی بجا آوری احکام سے ایک جذبہ ایمان پیدا ہوتا ہے۔ اور اُس کے ساتھ ملنے سے اعمال میں ایک جدید رنگ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور پھر ان بہتر اعمال کے نتیجہ میں اور بہتر ایمان پیدا ہوتا ہے۔ الغرض انسان اس طرح ایک قدم آگے کو بڑھتا ہوا تقویٰ اور اُس کیساتھ ساتھ رُوحانی ترقی کی تمام باریک در باریک راہیں طے کرتا چلا جاتا ہے۔ اعمال اور ایمان میں ایک پیوند پیدا ہو جاتا ہے جو متواتر ترقی کرتا رہتا ہے۔ یہی انسان کا رُوحانی ارتقاء ہے۔ اور یہی انسانی ترقی کے لئے سیدھی راہ اور صراط مستقیم ہے۔ اور اس کا خلاف ہلاکت ہے۔ چنانچہ سورۂ انعام رکوع ۵ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے من یرد اللہ اَن یھدیہٗ یشرح صدرہٗ للاسلام کہ جس کو اللہ تعالیٰ کا قانون صراط مستقیم اور ترقی کے راستے پر چلا کر منزل مقصود تک پہنچانے والا ہوتا ہے اُس کی علامت یہ ہے۔ کہ اُسکو ہر قسم کے احکام خداوندی کی تعمیل کے لئے خواہ وُہ احکام تربیت روحانی سے تعلق رکھتے ہوں یا جسمانی سے انشراح صدر اور شوق قلب حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کے خلاف جو ہلاکت کی راہوں پر چلنے والا انسان ہوتا ہے۔ اُسکی علامت یہ ہے کہ احکامِ خُداوندی کی تعمیل میں اُس کے دل کو تنگی محسوس ہوتی ہے۔ اور اُسے وُہ ایسا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا پہاڑ پر چڑھنا ہے۔ یہ ایک محاورہ ہے۔ جیسے انگریزی میں Up hill task کہتے ہیں۔

پس انسان کو چاہیئے کہ اپنے نفس کو دھوکا دینے سے بچتا رہے اور اس علامت سے کہ احکام خداوندی کی تعمیل میں وُہ انشراح صدر پاتا ہے۔ یا حرج اور تنگی اپنی اختیار کردہ راہ اور اپنی روش کا امتحان کرتا رہے

میں پھر سورہ حجرات کی آیات کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اُوپر فرمایا تھا۔ کہ ایمان کی حقیقت مرتب نہیں ہوتی۔ جب تک اوسکی بشاشت دل میں داخل نہ ہو جاوے تو پھر کیا تب تک کے اعمال ضائع جاتے ہیں۔ نہیں فرمایا (و ان تطیعوا اللہ و رسولہٗ لا یلتکم من اعمالکم شیئاً) کہ اگر تم اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو گے تو تمہارے اعمال میں سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔ اُس کا پورا پورا نتیجہ نکلے گا۔ اب ایمان اور اسلام کا اجمالی فرق بیان کرنے کے بعد فرماتا ہے۔ مومن کون لوگ ہیں۔ (انما المومنون الذین اٰمنوا باللہ و رسولہٖ) مومن وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اُسکے رسول پر ایمان رکھتے ہیں۔ یعنی اُن کی صفات کو دلوں پر وارد کرتے ہیں اور اُن کے احکام کو دل سے مانتے ہیں۔ اور ہر وقت اور ہر حالت میں فرمانبرداری پر کمربستہ رہتے ہیں۔ پھر اُن کے دلوں میں شک پیدا نہیں ہوتا۔ (ثُمَّ لم یرتابوا) اللہ تعالےٰ انسانی کمزوری کا جس کے ذریعہ نہ صرف انسان اللہ تعالیٰ کو اور دوسروں کو دھوکا دینے کی کوشش کرتا بلکہ نادانستہ طریق پر اپنے تئیں بھی دھوکا دیتا ہے۔ احساس کرانے کے لئے بعض معیار پیش کرتا ہے۔ انسان کہہ سکتا ہے بلکہ یقین کر سکتا ہے۔ اور ایسے کون لوگ ہیں۔ جو یہ دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ ہم کو اللہ اور رسول پر ایمان ہے اور کبھی ہمارے دلوں میں شک و شبہ داخل ہی نہیں ہوتا مگر اللہ تعالےٰ اِس جھوٹی تسکین کی اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ فرماتا ہے۔ اِس کا امتحان کرو۔ کیونکہ سچے ایمان کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ سچا مومن اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے کوشش اور مجاہدہ کرتا ہے۔ (جاھدوا باموالھم و انفسھم فی سبیل اللہ) جو لوگ اس معیار پر پورا اُتریں اُن کو کہتا ہے۔ کہ (اولٰئک ھم الصادقون) یہی لوگ سچے ہیں۔ محض زبانی دعوؤں کی اللہ تعالےٰ کوئی قیمت نہیں سمجھتا۔ لوگ کہتے ہیں۔ دیکھو صاحب ہم مسلمان ہو گئے ہم نے اللہ کو مانا اور رسول کو مانا مگر پھر بھی ہم پر فلاں فلاں مصیبت آئی۔ ہماری فلاں دُعا نہیں قبول ہوئی۔ ایسے لوگ گویا ایمان کا دعویٰ کر کے خدا پر احسان جتانا چاہتے ہیں۔ ان کو فرماتا ہے۔ (اتعلّمون اللہ بدینکم) کیا تم اپنے ایمان کی حقیقت سے اللہ کو آگاہ کرتے ہو۔ اور اُس کو سکھاتے ہو۔ تمہارا یہ ایمان ہے۔ اور تم ایسے ہو ایسے ہو حالانکہ (و اللہ یعلم ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض) اللہ تعالےٰ تو ہر چیز کو جو آسمانوں اور زمین میں ہے جانتا ہے۔ اُسکو بتلانے سے کیا بنتا ہے۔ پھر بعض لوگ اللہ تعالےٰ کے رسول پر یا اُس کے قائمقاموں پر احسان رکھتے ہیں۔ کہ جی ہم ایمان لائے جماعت میں داخل ہوئے چندے دئے اور اس قسم کے دیگر ظاہر اعمال کو پیش کرتے ہیں۔ جو اسلام کی تعریف میں آتے ہیں (یمنون علیک ان اسلموا) اپنے اسلام لانیکا اے رسول تم پر احسان جتلاتے ہیں۔ اِن کو کہہ دو (لا تمنوا علیّ اسلامکم) اپنے اسلام لانے کا مجھ پر احسان نہ جتلاؤ (بل اللہ یمن علیکم ان ھداکم للایمان ان کنتم صادقین)۔ بلکہ تم پر اللہ کا احسان ہے۔ کہ اُس نے اپنا نبی اور کلام بھیجا کہ تم کو اسلام اور احکام خداوندی کی بجا آوری کے وُہ طریق بتلا دئے۔ جن پر اگر تم چلو تو تم کو دولت ایمان مل جائیگی۔ لیکن محض اعمال کے بجالانے سے ہی نہیں صدق و صفا شرط ہے۔ اگر تم صادق ہو۔ تو یہ دولت ایمان ملیگی۔ ورنہ نہیں۔ اور اعمال بے نتیجہ رہ کر ضائع ہو جائینگے یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ ظاہری اعمال سے تم اللہ کو دھوکا دیکر نیک نتائج یعنی ایمان اور اُس کے ثمرات حاصل کر سکو اور یہ بھی نہیں ہوگا۔ کہ تم ہو تو صادق سچے فرمانبردار مگر اعمال کا نتیجہ صحیح نہ نکلے۔ وُہ تمہارے اعمال کو دیکھتا اور تمہارے دلوں کو جانتا ہے۔ اور آسمان اور زمین کے سب غیبوں کو جانتا ہے۔ (ان اللہ یعلم غیب السمٰوٰت و الارض و اللہ خبیرٌ بما تعملون) اے اللہ ہم سب کو توفیق دے۔ کہ ہم سچے مسلم اور سچے مومن بنکر ترقی کی تمام راہیں جو تیری ربوبیت نے اپنے بندوں کے لئے کھولے ہوئے ہیں طے کر سکیں۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

مولا بخش پنشنر 26 سرگنگا رام بلڈنگ مال روڈ۔ لاہور

حفاظتِ مرکز

حدیث میں آتا ہے۔ کہ مومن کا وعدہ ایسا ہوتا ہے جیسے کوئی چیز ہاتھ میں لے لی ہو۔ یعنی مومن جب وعدہ کرتا ہے۔ اُس کو پورا کر کے چھوڑتا ہے۔ اب سے آٹھ ماہ قبل بلکہ اس سے بھی پہلے جماعت کے ایک بہت بڑے حصہ نے اپنے امام ایدہ اللہ کی آواز پر وعدہ کیا۔ کہ وُہ چھ ماہ کے اندر یا تو کم از کم اپنی ایک ماہ کی آمد یا پھر کم از کم اپنی تمام جائداد کا ایک فیصدی سلسلہ کو دے گا۔ اس ضمن میں کل وعدہ قریباً ۱۳ لاکھ کا تھا۔ لیکن ابھی تک جو رقوم اس وعدے کے ایفاء کی غرض سے مرکز میں وصول ہوئی ہیں ان کی مجموعی میزان ۳ لاکھ بھی نہیں بنتی۔

احباب جماعت نے حفاظت مرکز کے چندہ کے سلسلہ میں مندرجہ بالا شرح کے لحاظ سے مشاورت منعقدہ اپریل ۱۹۴۷ء میں یا اس کے بعد میں وعدے کئے تھے اسلئے نظارت المال کا ارادہ ہے۔ کہ آئندہ مشاورت تک جو احباب اپنا وعدہ ایفا کر دینگے۔ اگر حضور ایدہ اللہ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ تو ان کے نام مشاورت کے موقعہ پر سُنا دئے جائینگے۔ اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ آپ کا نام بھی اسی فہرست میں آجائے جو اس غرض سے تیار کی جا رہی ہے۔ تو اپنے موعودہ چندہ حفاظت مرکز کی فوری ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں چندہ کی رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ پاکستان جودھا مل بلڈنگ لاہور کے نام معہ تفصیل آنی چاہئیں۔

پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ پاکستان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے نوجوانوں کی تنظیم کے لئے جملہ پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں بذریعہ خطوط درخواست کی گئی تھی۔ کہ وُہ اپنی جماعت کے پندرہ تا چالیس سال کی عمر کے نوجوانوں کی فہرست متعلقہ کوائف کے ساتھ تیار کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ نیز اپنے ہاں (اگر مجلس خدام الاحمدیہ قائم نہیں ہے) مجلس قائم کریں۔ اور قائد کا انتخاب کر کے مرکز کو مطلع فرمائیں مگر صرف چند ایک جماعتوں کے سوا کسی نے جواب نہیں دیا۔ اس کے بعد پھر یاددہانی کرائی گئی۔ اس کا بھی وہی حشر ہُوا۔ نوجوانوں کی تنظیم کی اس وقت بڑی ضرورت ہے اگر پریذیڈنٹ صاحبان اس بارہ میں ہم سے تعاون نہ فرمائینگے۔ تو ہم کس طرح کر سکینگے۔ اور پھر یہ امر بھی مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ اس تنظیم کے مکمل ہونے سے جماعت اور پریذیڈنٹ صاحبان کے اپنے کام میں کس قدر مدد ملے گی۔

اسلئے میں جملہ پریذیڈنٹ صاحبان اور امراء جماعت سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وُہ جلد از جلد اس طرف توجہ فرمائیں۔ اور مجلس مرکزیہ کو اپنی جماعت کے نوجوانوں کی فہرست ارسال فرمائیں۔ تا مجلس براہ راست خط و کتابت کر کے تنظیم کو مکمل کرے۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۲۔ میکلوڈ روڈ لاہور

ضروری اعلان

عہدہ داران مال و زعماء صاحبان انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مرکزیہ دفتر انصار اللہ کا جس قدر فراہم شدہ چندہ قابلِ ادخال جمع ہے وُہ فوراً بد امانت مرکزیہ انصار اللہ دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ لاہور۔ جودھا مل بلڈنگ بھیجکر داخلِ خزانہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

اور جن عہدہ داران نے ابھی تک چندہ انصار اللہ وصول نہ کیا ہے۔ وُہ بہت جلد معہ بقایا تمام انصار سے خواہ وُہ نئے ہوں یا پُرانے وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں کیونکہ بہت سے احمدی احباب مشرقی پنجاب اور دیگر علاقہ جات سے ہجرت کر کے پاکستان کے مختلف علاقہ جات میں آباد ہو گئے ہوئے ہیں۔ اُن سب سے اُن کا واجب الوصول چندہ وصول کیا جانا چاہیئے۔ اور اپنی اپنی فہرست میں اُن کا نام درج کر لینا چاہیئے۔

قائد مال برائے انصار اللہ قادیان

قادیان کے زعماء صاحبان انصار کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

محلہ جات قادیان کے زعماء صاحبان انصار۔ جو علاقہ جات پاکستان میں ہجرت کر کے آ گئے ہوئے ہیں وُہ مہربانی کر کے اطلاع دیں۔ کہ وُہ کس کس جگہ مقیم ہیں

قائد عمومی مرکزیہ انصاریہ۔ جودھا مل بلڈنگ لاہور

مقامی عہدیداران مال اس چندہ کی وصولی اور ترسیلِ مرکز کے وقت رقم وصول شدہ کی نام بنام فہرست بنوا کر بھجوائیں۔ (نظارت بیت المال)

احباب جماعت اور تحریک وقف پندرہ روزہ

احباب جماعت کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد فرمودہ جلسہ سالانہ و مجلس مشاورت یقیناً بھولا نہ ہو گا۔ کہ ہر احمدی سال میں ۱۵ روز تبلیغ کے لئے وقف کرے۔ چونکہ جماعت احمدیہ مونگ ضلع گجرات کے سوا کسی اور جماعت کی طرف سے ۱۵ روزہ واقفین کی فہرست نہیں ملی۔ اسلئے بطور یاد دہانی اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جلد از جلد توجہ فرما کر حسب ذیل طریق پر پروگرام بنا کر مرکز میں اطلاع دیں۔ مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ بھی اس امر کے ذمہ دار ہیں۔ کہ اپنے حلقہ کی جن جماعتوں میں وہ جلد خود جا سکتے ہوں۔ جا کر اور بقیہ سے خط و کتابت کر کے جلد از جلد اس سکیم کو عملی جامہ پہنائیں:۔

(۱) ہر جماعت کے سیکرٹری صاحب تبلیغ باقاعدگی کے ساتھ ہر فرد کو سال میں ۱۵ روز وقف کرنے کی تحریک کرتے رہیں (۲) ہر احمدی سال میں ۱۵ روز وقف کرے (۳) ہر جماعت میں ایک کھاتہ کھولا جاوے۔ جس میں ان واقفین کا نام اور جس ماہ انہوں نے وقف کرنا ہو۔ درج کیا جاوے (۴) قریب قریب کی جماعتوں کا ایک حلقہ بنا دیا جاوے۔ اور اس حلقہ میں ایسے دیہات میں جہاں کوئی احمدی نہ ہوں ایک مرکز تجویز کر لیا جاوے۔ اگر واقفین کی تعداد زیادہ ہو۔ تو زیادہ مرکز بنا دئے جاویں۔ اور اس امر کا انتظام کیا جاوے۔ کہ ہر پندرہ روز کے بعد واقفین تبلیغ کے لئے وہاں جاویں۔ اور اس سلسلہ کو جاری رکھا جاوے۔ ایک مرکز میں دو واقف مستقل طور پر ۱۵ دن رہیں جب یہ اپنی مدت پوری کریں۔ تو دوسرے دو واقف پندرہ دن وہاں رہیں اس طرح یہ سلسلہ ٹوٹنے نہ دیں۔ (۵) ضروری ہو گا کہ اس حلقہ کا ایک نگران مقرر ہو۔ جو سب سیکرٹریان تبلیغ کو باقاعدہ یاد دہانی کراتا رہے۔ اور اس امر کی نگرانی رکھے۔ کہ مرکز مجوزہ میں باقاعدہ آدمی جا رہے ہیں۔ اور کہ وہ ٹھیک طور پر کام کر رہے ہیں۔ ان تمام امور کی رپورٹ مرکز میں بھجوانا اس کا کام ہو گا۔

پندرہ روزہ واقفین کو اچھی طرح ذہن نشین کر دیا جاوے:۔

(۱) کہ انہوں نے ۱۵ روز دن رات اپنے مرکز میں رہنا ہے۔ اپنا خرچ کریں یا گاؤں والوں سے مانگ کر کھائیں۔

(۲) سوائے حاجات طبعی کے کوئی اور ذاتی کام ان ۱۵ دنوں میں کرنے کی اجازت نہیں اور تمام وقت تبلیغ و تربیت پر صرف کرنا ہو گا۔

(۳) اپنے اعمال پابندی نماز تلاوت۔ حتی الوسع تہجد۔ نوافل ذکر الٰہی اور اپنے اخلاق سچ۔ دیانت انصاف پسندی خوش خلقی۔ خدمت خلق وغیرہ سے احمدیت کا نمونہ پیش کیا جاوے۔

(۴) گاؤں کے بالغ افراد اور بچوں کو نماز۔ نماز باترجمہ قرآن کریم ناظرہ اور قرآن کریم کا ترجمہ پڑھائیں۔ دینی مسائل سے آگاہ کریں۔

(۵) مساجد کو آباد کرنے کی طرف توجہ دی جاوے مثلاً صبح سویرے مستعد نوجوانوں کو ساتھ ملا کر سب کو جگانا اور دوسری نمازوں میں بھی ان کو جمع کرنا۔

(۶) مسلمانوں کو حصول تعلیم۔ اقتصادی حالت کو بہتر بنانے۔ فوجی فنون سیکھنے۔ قوم اور ملک سے محبت۔ لغویات سے بچنے۔ تنظیم اور اعمال صالح بجا لانے کی طرف توجہ دلائی جاوے۔

(۷) ان جملہ امور کے متعلق کارروائی کر کے مرکز میں بذریعہ نگران رپورٹ بھجوائی جاوے۔

سیکرٹریان تبلیغ سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ فوری طور پر اس کام کو سرانجام دیکر اور مرکز اور مبلغین سلسلہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہونگے۔

خاکسار ناظر دعوت تبلیغ ۱۸ میکلیگن روڈ لاہور

دعائے مغفرت

میرے والد مکرم حکیم حاجی نعمت اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ راہوں ضلع جالندھر ۲۰ اکتوبر ۹۰ سال وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے احباب ان کی بلندی درجات کیلئے دعا فرماویں۔ ۲

خاکسار حکیم فضل الٰہی آف راہوں ضلع جالندھر

اپنے پتہ سے اطلاع دیں

مولوی غلام محمد صاحب دیہاتی مبلغ حلقہ لویری والہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کچھ عرصہ سے عدم پتہ ہیں۔ اگر کوئی صاحب ان کے موجودہ پتہ سے واقف ہوں۔ تو دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ اور اگر مولوی صاحب خود یہ اعلان دیکھیں تو فوراً لاہور پہنچکر دفتر ہذا میں رپورٹ کریں۔ (انچارج دفتر بیعت رتن باغ لاہور)

پتہ مطلوب ہے

مندرجہ ذیل احباب کی نظر سے یہ اعلان گذرے تو وہ۔ ورنہ ان کے متعلق جو علم رکھتا ہو۔ وہ مندرجہ ذیل پتہ پر ان کی خیریت سے اطلاع کر دیں۔ اور سلطان علی صاحب کو بھی مندرجہ پتہ سے آگاہ کر دیں۔ تا وہ خود بھی ان کو خیریت سے مطلع کر دیں:۔

(۱) مولوی سلطان علی صاحب (۲) چوہدری فضل احمد صاحب نمبردار آف بھیرو چیچی (۳) محمد علی صاحب برادر مولوی اکبر علی صاحب آرائیں ساکن بھیرو چیچی (۴) محمد ابراہیم و نذیر احمد آرائیں۔ کھرل ضلع ہوشیارپور

ایڈریس) ماسٹر فضل دین سب جیل۔ میرپور خاص سندھ معرفت جیلر صاحب (ناظر امور عامہ لاہور)

—— فقیر محمد صاحب و حبیب اللہ صاحب احمدی جیگراؤں جس جگہ ہوں اطلاع دیں۔ (احقر فضل الدین بنگہ والا) بمقام چک $\frac{۴۵۶}{۵}$ گ۔ ب ڈاکخانہ لنڈیانوالہ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور

—— ڈاکٹر صوفی نبی بخش صاحب آرائے پور آرائیاں والے۔ جو کہ محلہ دار البرکات شرقی قادیان میں تھے۔ اُن کا عزیز لڑکا اور اس کی والدہ راہوالی موضع ڈھنگراں والی ضلع گوجرانوالہ میں فی الحال رہتے ہیں۔ مگر اُن کو ڈاکٹر صوفی نبی بخش صاحب کا کوئی پتہ نہیں ہے۔ جہاں بھی وہ ہوں۔ یا اُن کا کسی شخص کو پتہ ہو۔ تو وہ براہ مہربانی مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں:۔ سید معصوم احمد نمبر ۲۸۴۶۹ نمبر ۱۵ انفنٹری ورکشاپ کمپنی معرفت ہیڈ کوارٹر ۱۴ پیرا بریگیڈ راہوالی کیمپ ضلع گوجرانوالہ

برمی کابینہ میں تبدیلی نہیں ہوگی

رنگون ۲۷ جنوری۔ چند دنوں سے یہ افواہ پھیلی ہوئی تھی کہ برما کی کیبنٹ میں تبدیلیاں کی جائیں گی لیکن برمی کیبنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ برما کے محکمہ پلاننگ کے وزیر "ہینز ڈم یولیا" کی جگہ کوئی وزیر مقرر نہیں کیا جائے گا آپ حال ہی میں اپنے عہدہ سے مستعفی ہوگئے تھے۔ کیبنٹ کے اجلاس میں وزراء میں نئے سرے سے محکموں کی تقسیم کے متعلق غور کیا گیا۔ ۹ مارچ میں جب یونین پارلیمنٹ کا اجلاس منعقد ہوگا۔ تو ناسٹیٹ کے لئے علیحدہ وزیر مقرر کرنے کے سوال پر غور کیا جائے گا۔

یہ بات اب بالکل واضح ہو گئی ہے کہ برما کے وزیر خارجہ اور وزیر خزانہ اپنے عہدہ سے مستعفی نہیں ہوں گے۔ (گلوب)

حکومت نظام کی طرف سے تیس ہزار روپیہ سالانہ کا عطیہ

حیدرآباد ۲۷ جنوری۔ حکومت نظام نے ڈچپالی کے یا بچوں کے سکول کو تیس ہزار روپیہ چار سال کے لئے دینا منظور کیا ہے یہ ۲۱۵۸۶ روپیہ کی سالانہ گرانٹ سے علیحدہ رقم ہے۔

اس سکول کی بنیاد سنہ ۱۹۱۶ء میں رکھی گئی تھی۔ اور یہ اس وقت سے بہت اچھا کام کر رہا ہے (گلوب)

مغربی افریقہ میں چاول کی پیداوار بڑھائی جا رہی ہے

لنڈن ۲۷ جنوری۔ مغربی افریقہ میں چاول کی پیداوار بڑھانے کے سلسلہ میں مناسب اقدام اٹھائے جا رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک مشن علاقہ کا دورہ کر رہا ہے موسم اچھا ہونے کی وجہ سے خیال کیا جاتا ہے کہ چاول بہتات میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ (گلوب)

فرانک کی قیمت کم کرنے کا مسئلہ

لنڈن ۲۷ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ سوئٹزرلینڈ کے بنکوں میں فرانس کا دو ہزار ٹن سونا جمع ہے۔ یہ سونا فرانس، سوئٹزرلینڈ، برطانیہ اور امریکہ کے سکوں کی شکل میں جمع ہے۔ یہ سونا اور دوسرے فرانسیسی سکے ٹیکس سے بچنے کے لئے سوئٹزرلینڈ کے بنکوں میں جمع کرائے گئے ہیں۔ اگر یہ تمام رقوم فرانس میں آجائیں تو اس سے فرانس کا اقتصادی مسئلہ کئی سالوں کے لئے حل ہو جاتا ہے۔ واشنگٹن سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ کینیڈا، نیوزی لینڈ اور ہندوستان فرانک کی قیمت کم کرنے کے جھگڑے میں فرانس کے مقابلہ پر برطانیہ کی حمایت کر رہے ہیں۔ فرانک کی قیمت کم ہو جانے سے برطانیہ کی سٹرلنگ پوزیشن پر برا اثر پڑیگا (گلوب)

وزیر اعظم برما سے بدھ بھکشوؤں کی درخواست

رنگون ۲۷ جنوری برما کے ۳۲ بدھ بھکشوؤں نے وزیر اعظم برما سے درخواست کی ہے کہ ہننگ تن یو مانگ گیی کو فوراً رہا کر دیا جائے۔ آپ ابھی تک قانون امن عامہ کے ماتحت نظر بند ہیں آپ برما کے ایک ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس ہیں اور برما کے شاہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کو بھی یو سا اور ان کے ساتھیوں کی گرفتاریوں کے دوران میں گرفتار کیا گیا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یو سا کے ساتھ آپ کے گہرے تعلقات تھے (گلوب)

جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں نے ستیہ گرہ شروع کر دیا

جانسبرگ ۲۷ جنوری آج سے پینتیس ۳۵ برس قبل گاندھی جی نے جو قدم جنوبی افریقہ میں اٹھایا تھا۔ اسی کی تقلید میں نٹال کے پندرہ ہندوستانیوں نے قدم بڑھائے ہیں یہ پندرہ دلیر ہندوستانی سات کاروں میں سوار ہو کر نٹال کی سرحد کو پار کر کے ٹرانسوال میں داخل ہو گئے۔ اس نظارہ کو دیکھنے کے لئے یورپینوں کا ایک ہجوم جمع ہو گیا۔ ان ہندوستانیوں نے عمداً بھرتی ایکٹ کی خلاف ورزی کر کے اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کیا ہے۔

آج عرصہ دو سال کا ہوا گورنمنٹ نے زمینوں کے متعلق ایک ایکٹ پاس کیا تھا جس کی رو سے کوئی ہندوستانی یہاں زمین خریدنے کا حق نہیں رکھتا۔ یہاں کے ہندوستانی اس ایکٹ کو "گھیٹو ایکٹ" کے نام سے پکارتے ہیں۔ اسی طرح ہندوستانیوں کو ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں جانے کی اجازت نہیں۔ یہ ستیہ گرہ اسی قسم کے ہندوستانی قوانین کیخلاف کیا گیا ہے ستیہ گرہیوں نے شہر کے نزدیک ایک کھیت میں کیمپ لگا لیا ہے۔ (گلوب)

ڈاکٹر راجندر پرشاد واردھا جا رہے ہیں

نئی دہلی ۲۷ جنوری معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ صدر کانگرس ڈاکٹر راجندر پرشاد ۳۰ جنوری کو نئی دہلی سے واردھا کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ آپ واردھا کانگرس کی مختلف کمیٹیوں کے اجلاسوں کے سلسلے میں جا رہے ہیں (گلوب)

برما میں پیداوار کو بڑھانے کی مہم

رنگون ۲۷ جنوری زیادہ خوراک پیدا کرنے کی مہم کے سلسلہ میں حکومت نے پانچ ہزار ایکڑ سے زائد جنگل کی زمین کاشت کے لئے ٹھیکہ پر دی ہے۔ اس زمین میں اناج بویا جائے گا۔ (گلوب)

دنیا بھر کا ریکارڈ توڑ دیا گیا

لنڈن ۲۷ جنوری۔ ہمپ شائر کے موضع ونگ ووڈ کے ایک مقامی باشندے کے پاس ایک گائے ہے جس نے دودھ دینے میں دنیا بھر کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔

اس گائے کو عام خوراک کے علاوہ آدھا گیلن شراب ہر روز پلائی جاتی ہے (گلوب)

فلسطین میں یہودیوں کیخلاف لڑنے کے لئے یوپی میں مسلمانوں کی بھرتی

آگرہ ۲۷ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر رئیس احمد جاظم سالار اعلیٰ مسلم نیشنل گارڈ فلسطین میں یہودیوں کے خلاف لڑنے کے لئے والنٹیر بھرتی کر رہے ہیں۔ (گلوب)

ایسٹ ایشیاٹک کانفرنس

رنگون ۲۷ جنوری۔ فروری سنہ ۱۹۴۸ء میں کلکتہ میں ایسٹ ایشیاٹک کانفرنس منعقد ہوگی۔ برمی نوجوانوں کا ایک نمائندہ بھی اس کانفرنس میں شامل ہوگا۔ (گلوب)

ایک لاکھ گورکھوں کو برمی قومیت کے حقوق دے دیئے گئے

رنگون ۲۷ جنوری۔ آل برما نیپالی ایسوسی ایشن کے اندازہ کے مطابق برما میں ایک لاکھ سے زائد گورکھوں کو برمی قومیت کے حقوق دیدئے گئے ہیں ایسوسی ایشن مذکور کی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ میں آزاد برما میں گورکھوں کی سیاسی اقتصادی اور سوشل حالت پر غور کیا جائے گا۔ (گلوب)

درخواست دعا — برادرم مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب گنج مغلپورہ کئی روز سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار: رحمت اللہ شاکر

ایٹم بم کے واسطے نئے ہوائی جہاز تیار کئے جا رہے ہیں

لنڈن ۲۷ جنوری۔ اطلاع ملی ہے کہ برطانیہ میں بھاری بمباروں کا بیڑہ بنانے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ پہلا ہوائی جہاز چند ایک ماہ تک مکمل ہو جائے گا۔ یہ بمبار ۳ من وزنی ایٹم بم اپنے ساتھ لے کر اڑ سکے گا۔ یہ بمبار ہوائی جہاز بہت تیز رفتار ہوں گے۔ چار قسم کے جہاز تو قریب قریب تیار ہیں۔ ان میں ایک ایسا ہوائی جہاز ہوگا جس کے بازو سنگ مرمر کے ہوں گے۔ (گلوب)

وزیر اعظم برما کا دورہ

رنگون ۲۷ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم برما تھاکن نو اینٹی فاسسٹ لیگ کے لیڈروں کے ہمراہ برما کے اہم اضلاع کا دورہ کریں گے۔ آپ آئندہ سال نئے انتخابات کے سلسلہ میں برمی عوام کو اینٹی فاسسٹ لیگ کے پروگرام سے آگاہ کریں گے۔

برما کے آئین کے مطابق اعلان آزادی کے بعد عرصہ اٹھارہ ماہ کے اندر اندر برما میں عام انتخابات ہونگے (گلوب)

مشہور رومانوی ہواباز غائب ہوگیا

روم ۲۷ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ رومانیہ کا مشہور ہواباز شہزادہ کینٹیکوزین غائب ہوگیا ہے وہ بدھوار کو بخارسٹ سے میلان پہنچا تھا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ رومانیہ کے سابق بادشاہ مائیکل کے پاس پہنچ گیا ہوگا۔ کچھ عرصہ پیشتر وہ شاہ رومانیہ کے پاس بطور ہواباز ملازمت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ (گلوب)

اٹلی سے خوراک کے ہزاروں پارسل امریکہ بھیجے جا رہے ہیں

نیویارک ۲۷ جنوری۔ اٹلی سے خوراک کے ہزاروں پارسلوں کی آمد لوگوں کے لئے موجب حیرت بنی ہوئی ہے لوگوں کو ہر روز یہ بتایا جاتا ہے کہ اٹلی اور یورپ کے دوسرے قلت والے علاقوں میں خوراک بھیجنے کی ضرورت ہے۔

سسلی سے خوراک کے پانچ ہزار پارسل یہاں پہنچ چکے ہیں۔ اور مزید پارسل پہنچنے والے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ پارسل امریکہ کی طرف ۴ سے دی گئی مدد کے شکریئے کے طور پر بھیجے جا رہے ہیں۔ (گلوب)

ہوائی جہاز سے ۲۵۰۰۰ پونڈ چوری ہو گئے

نیویارک ۲۷ جنوری۔ ۴۳ سالہ بین الاقوامی پیغام رساں ایلن سچٹ نے آج پولیس کو بتایا ہے کہ وہ ۲۵۰۰۰ پونڈ کے ہیرے بلجیم سے امریکہ لا رہے تھے۔ رستے میں وہ بیمار ہو گئے۔ اور جب یہ جہاز نیوفاؤنڈلینڈ پر سے گذر رہا تھا۔ تو ہیرے غائب ہو گئے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ یہ ہیرے سمندر میں گر گئے ہیں *

اس کے بعد ہیروں کے ایک تاجر کی رپورٹ * کے بعد سچٹ کو گرفتار کر لیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے پاس ۲۵۰۰۰ پونڈ نقد تھے۔ (گلوب)

پناہ گزینوں کی جائیداد کی حفاظت کا بل پاس ہوگیا۔

لاہور ۲۷ جنوری۔ آج ۹ بجے صبح مغربی پنجاب کی اسمبلی کا اجلاس پھر شروع ہوا۔ جو ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس اجلاس میں مندرجہ ذیل بل منظور کئے گئے

(۱) مسودہ قانون استیصال بدعنوانی مغربی پنجاب
(۲) " " تحفظ جائداد مہاجرین " "
(۳) " " برائے مجلسی اور اقتصادی بحالی مغربی پنجاب
(۴) " " مہاجر فنڈ مغربی پنجاب

مہاجر فنڈ کے سلسلہ میں مسودہ قانون پر بحث کرتے ہوئے میاں افتخار الدین صدر پنجاب مسلم لیگ نے اس امر کی مذمت کی کہ قائداعظم ریلیف فنڈ سرکاری افسروں کی معرفت فراہم کیا جارہا ہے۔ اور افسر اس سلسلے میں عوام پر ناجائز دباؤ ڈال رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ مسلم لیگ کے دستور اساسی میں یہ کہا گیا ہے کہ رفاہ عام کے تمام فنڈ عوام کے نمائندوں کے

قائداعظم ریلیف فنڈ کے سلسلے میں حکام ناجائز مداخلت کر رہے ہیں۔
اسمبلی میں میاں افتخار الدین کی تقریر

ذریعہ فراہم کئے جایا کریں۔ اور سرکاری افسروں کو اس میں مداخلت کرنے کی قطعاً اجازت نہ دی جائے لیکن اب کھلم کھلا اس ہدائت کی خلاف ورزی کی جارہی ہے۔ ہمارے وزراء جب دوروں پر جاتے ہیں۔ تو سرکاری حکام قائداعظم ریلیف فنڈ کے سلسلے میں تھیلیاں پیش کرتے ہیں۔ اور مجھے لیگ کے کارکنوں کی طرف سے بکثرت یہ شکایات موصول ہوئی ہیں۔ کہ حکام غریب اور نادار اشخاص سے ناجائز دباؤ کے ذریعہ چندہ حاصل کرتے ہیں۔ اور اس چندہ کی رسید تک نہیں دیتے۔

میاں افتخار الدین نے اس امر پر زور دیا کہ اس قسم کے تمام فنڈ عوام کے نمائندوں کے ذریعہ ہی حاصل ہونے چاہئیں۔ اور ان کے ذریعہ سے ہی خرچ ہونے چاہئیں۔

خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ نے میاں افتخار الدین کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے کہا یہ غلط ہے کہ یہ فنڈ سرکاری حکام کے ذریعہ فراہم ہوتا ہے۔ ہر جگہ عوام اسے جمع کرتے ہیں۔ اگر کسی جگہ اس سلسلہ میں کسی سرکاری افسر نے بدعنوانی سے کام لیا ہے تو مجھے اس کی رپورٹ کی جائے۔ میں ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اس کے خلاف کارروائی کرونگا۔

آج اسمبلی میں زیر حراست افراد کے تبادلے کے بارے میں بھی ایک بل پاس ہوا۔

مجلسی اور اقتصادی بحالی و بہتری کے سلسلے میں جو بل پاس کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ صوبے کے اقتصادی نظام میں پناہ گزینوں کو جذب کیا جائے اور ہر ایک کو حسب حال مناسب اور موزوں جگہ مہیا کی جائے۔ اس بل کے ماتحت ایک نئی کمیٹی کا قیام عمل میں لایا جائیگا۔ جو زمینوں اور دوکانوں کی موجودہ تقسیم پر نظر ثانی کریگی۔ اور اس انتظام کو مزید بہتر بنانے کے سلسلے میں اپنی سفارشات حکومت کے سامنے رکھیگی۔

پناہ گزینوں کی جائداد کی حفاظت کا بل اس مقصد کے پیش نظر پاس کیا گیا ہے۔ کہ تا ان کی جائدادیں محفوظ رہیں اور اگر وہ واپس صوبے میں آکر پیش کردہ شرائط کے مطابق اپنا کاروبار چلانا چاہیں۔ تو ان کو ان کی جائداد واپس دلوائی جاسکے۔

کابینہ پاکستان کا غیر معمولی اجلاس

کراچی ۲۷ جنوری۔ آج کابینہ پاکستان کا ایک خاص اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں سندھ میں مشرقی پنجاب کے ان پناہ گزینوں کے بسانے کے متعلق خاص طور پر غور کیا گیا۔ جو ابھی تک مغربی پنجاب کے کیمپوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ وزیر اعظم سندھ مسٹر ایم۔ اے کھوڑو کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ اس معاملہ پر مزید غور کرنے کے لئے تین ممبروں کی ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ ا۔ پ

لاہور ۲۷ جنوری۔ مغربی پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام کشمیر کی تاریخ (انگریزی میں) مرتب کی جارہی ہے جو مارچ تک شائع ہو جائے گی۔

اینگلو شرق اردن معاہدے کے بارہ میں گفت وشنید شروع ہوگئی۔

لنڈن ۲۷ جنوری۔ شرق اردن کا نمائندہ وفد ۱۹۴۶ء کے معاہدے پر نظر ثانی کرنے کے لئے انگلستان پہنچ چکا ہے۔ کل شرق اردن کے وزیر اعظم ابوالہدٰے توفیق پاشا نے برطانوی وزیر خارجہ سے ملاقات کر کے اس بارے میں باہمی گفت وشنید کا آغاز کیا۔ ان مذاکرات میں شرق اردن کی اس فوج کے مستقبل کے بارے میں غور وخوض کیا جائے گا جس سے آج کل برطانیہ فلسطین میں پہرے وغیرہ کا کام لے رہا ہے۔ حال ہی شرق اردن کے سات سو مسلح عربوں نے فلسطین کی حدود میں داخل ہو کر یہودیوں پر حملہ کیا تھا امید ہے اس موقعہ پر اس حملے کے بارے میں بھی صفائی پیش کی جائیگی۔ رائٹر

ٹراونکور ۲۷ جنوری۔ حکومت ٹراونکور نے ریاست کی دستور ساز اسمبلی کے ان امیدواروں کے نتائج کی پہلی قسط جو بلا مقابلہ کامیاب ہوئے ہیں شائع کر دی ہے کل چالیس نشستوں میں ۳۷ سیٹ کانگرس نے اور ۲ سیٹیں مسلم لیگ نے حاصل کی ہیں۔ (ا۔پ)

شیخ محمد عبداللہ کی نیویارک میں ——— انوکھی تقریر

نیویارک ۲۶ جنوری۔ شیخ محمد عبداللہ نے نیویارک میں ایک لنچ پر جو انڈیا لیگ کی طرف سے دی گئی تھی کہا کہ ہم پاکستان کی غلامی قبول نہیں کرینگے۔ اور نہ ہم تشدد اور فریب کے سامنے جھکیں گے۔ آپ نے کہا کہ کشمیر میں ہندو مسلم سوال نہیں۔ ہمارے ہاں ایسی زبان کا استعمال ہی نہیں ہوتا۔ نیشنل کانفرنس جس کا میں سرگردہ ہوں۔ اور جو کشمیر میں سب سے بڑی سیاسی پارٹی ہے ہندو مسلم میں کوئی تفریق نہیں مانتی۔ وہ تمام لوگوں کو ریاست کا شہری سمجھتی ہے۔ یہ درست ہے کہ کشمیر میں ۸۰ فیصدی مسلمان ہیں۔ لیکن اس سے ہمارے مقصد میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ گزشتہ سترہ سال سے ہمارا مقصد دنیاوی قسم کی جمہوریت کا قیام چلا آیا ہے۔ ہم راجہ شاہی حکومت کے حوالے آزادی کے لئے برسرپیکار رہے ہیں۔ اور ہماری کشمکش آزادی میں اس حقیقت نے کہ راجہ ہندو ہے یا مسلمان کوئی فرق نہیں ڈالا۔ ہم راجہ شاہی کے بالکل خلاف ہیں خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان۔ یہ بات ہمارے لئے سخت باعث رنج ہوئی۔ کہ جہاں انڈین نیشنل کانگرس ہمارے حق میں تھی مسلم لیگ اور پاکستان نے نہ صرف ہماری آزادی کی تگ ودو میں مخالفت ہی کی۔ بلکہ مسٹر جناح نے عوام کا حق خودداری تسلیم ہی نہیں کیا۔ اس کی رائے میں برطانوی اقتدار کے ختم ہونے پر ریاستوں کے حکمرانوں کا اختیار رہے کہ وہ کسی نوآبادی سے الحاق کریں۔ یا خودمختار رہیں۔ مسلم لیگ کے لیڈروں کو اپنا نقطہ نظر سمجھانے کے لئے میں نے لاہور اپنے ایک ساتھی کو بھیجا۔ اور وہ کئی ایک لیڈروں سے ملا۔ جن میں وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان بھی تھے۔ لیکن اس دوران میں پاکستان کے صاحبان اختیار نے ہمارا ضروری سامان مثلاً گندم۔ نمک۔ کپڑا۔ پٹرول اور مٹی کا تیل وغیرہ جس کی قیمت حکومت کشمیر پیشگی ادا کر چکی ہوئی تھی۔ اور جو کل ہند بنیادی پلان کے ماتحت ہم کو دیا گیا تھا ریاستی بیوپاریوں کو ریاست میں لے جانے سے روک دیا۔ اس طرح کشمیر کا کلی انقطاع کردیا گیا۔ اس سے ان کی صاف نیت یہی تھی کہ دباؤ سے اور بھوکا مار کر کشمیر کا الحاق پاکستان سے کرایا جائے۔ اس کے ساتھ ہی تمام سرحد کے ساتھ ساتھ پاکستان سے منظم طور پر کشمیر پر حملہ شروع کردیئے۔ کشمیر میں ہر روز جنگ جاری ہے۔ اور اگر ہندوستانی حکومت ہم کو مدد نہ دیتی۔ تو ہم پاکستان کے محکوم ہو جاتے یا ہلاک ہو چکے ہوتے۔ جب میں پاکستان کہتا ہوں تو میرا مطلب پاکستان ہی ہے۔ کیونکہ اس تمام قتل وغارت کے پیچھے پاکستان کا ہاتھ ہے۔ حملہ آوروں کو نہ صرف پاکستان سے راستہ ہی دیا جارہا ہے۔ اور نہ صرف ان کو جدید ترین ہتھیاروں سے مسلح کرتا ہے۔ بلکہ پاکستان میں کشمیر کی تسخیر کا جذبہ بھی لوگوں کے دلوں میں پیدا کیا جاتا ہے۔ (رائٹر)

کشمیر کے محاذ پر ہندوستانی فوج کی سرگرمی

حکومت ہند کی وزارت دفاع کا اعلان مظہر ہے کہ ۲۵-۲۶ جنوری کی درمیانی شب کو ۵۰۰ حملہ آوروں نے جو رائفلوں مشین گنوں اور مارٹر گنوں سے مسلح تھے رام گڑھ کے قریب ہماری ایک چوکی پر حملہ کیا۔ لیکن انہیں بہت جلد پسپا کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ ایک دوسرے دستہ نے جو رائفلوں سے مسلح تھا رام گڑھ کے قریب ہی بعض دیہات پر حملہ کیا۔ جو ہماری فوج کی آتشباری کی تاب نہ لا کر بھاگ کھڑے ہوئے اور پاکستان کی سرحد پر جاکر دم لیا۔ پونچھ کے محاذ پر ہمارے سپاہیوں نے دشمن کے ایک گروہ پر حملہ کر کے ۵۰ سے زائد آدمی ہلاک کر دیئے۔ (ا۔پ)

پاکستان میں حکومت ہند کا ففتھ کالم

لاہور ۲۷ جنوری۔ پنجاب کانگرس کا ایک ممبر مسمی محمد دین جو ۲۴ جولائی کو پبلک سیفٹی آرڈیننس کے ماتحت لاہور میں گرفتار کیا گیا تھا کے متعلق یہ شبہ کیا جارہا ہے۔ کہ اس کے پاس سے حکومت ہندوستان کے بعض نہائت ضروری کاغذات دستیاب ہوئے ہیں۔ اور اس کی حکومت ہند سے ساز باز معلوم ہوتی ہے۔ مزید انکشافات کی توقع ہے۔ (اورینٹ)

—— لاہور ۲۷ جنوری۔ امید ہے کہ حکومت مغربی پنجاب جمعرات کو اسمبلی میں ایک بل پیش کرے گی۔ جس کی رو سے صوبہ بھر میں مویشیوں کا عام ذبح ممنوع قرار دے دیا جائے گا۔ (اورینٹ)

بقیہ صفحہ اول

دوسرا اختلاف غیر جانبدار حکومت کے قیام کے بارے میں بتایا جاتا ہے۔ ہندوستانی وفد اس بات کے لئے تو راضی ہے۔ کہ استصواب رائے امن کونسل کی نگرانی میں کی جائے۔ لیکن اس بات پر بھی مصر ہے کہ شیخ عبداللہ کی موجودہ عبوری حکومت بدستور کام کرتی رہے۔

اس بارے میں پاکستانی وفد کا نظریہ امن کونسل کے عام نظریہ کے مطابق بتایا جاتا ہے۔ یعنی اس نظریے کے مطابق جس کا اظہار ہفتے کے روز امریکہ کینیڈا فرانس اور شام کے نمائندے کر چکے ہیں یاد رہے امریکہ کے نمائندے مسٹر واران آسٹن نے استصواب رائے کے لئے ایک ایسی حکومت کے قیام کی تجویز پیش کی تھی۔ جو حتی الامکان غیر جانبدار بھی ہو۔ اور با اختیار بھی۔ پاکستان کی حکومت اور حکومت آزاد کشمیر پہلے ہی شیخ عبداللہ کی عبوری حکومت کو تسلیم کرنے سے انکار کر چکے ہیں۔

نیز معلوم ہوا ہے کہ اب آئندہ دونوں فریق کی میٹنگ آج ساڑھے پانچ بجے سہ پہر ہونی قرار پائی ہے۔ (رائٹر)